رسالہ کے مندرجات میں تبدیلی کیے بغیر ہر ایک کو شائع کرنے کی اجازت ہے!

اصل عکسی (Scan) حوالہ جات کے ساتھ!

حکیم طارق محمود چغتائی کا فتنہ

مؤلّف

مولانا دوست محمّد قندھاری نقشبندی

ناشر

ترجمانِ احناف، افغانستان

تفصیلات

کتاب کا نام:	حکیم طارق محمود چغتائی کا فتنہ
مؤلّف :	مولانا دوست محمّد قندھاری نقشبندی
صفحات :	۴۵
طباعت :	ای بک ایڈیشن، مارچ ۲۰۱۷ء

حکیم طارق چغتائی کا فتنہ

قارئین کرام! ہر دور میں اہلِ بدعت و گمراہ لوگوں نے عوام کو اپنا گرویدہ بنانے کے لیے مختلف قسم کے ڈھونگ رچائے ہیں، جن میں سب سے کامیاب جھوٹی مشیخیت کا لبادہ اوڑھ کر جھوٹی کرامات، کشف و خوابوں کی الف لیلوی کہانیاں مریدوں کو سنا سنا کر اپنی تقدیس کا سکّہ ان کے دلوں میں جمانا ہے، اس فن میں سب سے باکمال آخر دور میں دجال ہوگا۔ بریلوی مذہب کے بعد اس شعبدہ بازی کو باقاعدہ ایک فن کا درجہ دے کر اس پر مذہب کا لبادہ بھی اوڑھا دیا گیا ہے۔ آج ہم اس مضمون میں آپ کے سامنے اسی کراماتی گروہ کے ایک حکیم طارق محمود چغتائی لاہوری صاحب کے چند نظریات پیش کرنے جارہے ہیں، موصوف اگرچہ خود کو اہل السنّۃ والجماعۃ دیوبند کی طرف منسوب کرتے ہیں، مگر ان کا طرزِ عمل اور عوام کو بے وقوف بنانے کا طریقہ بالکل بدعتیانہ بریلویانہ ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ وہاں مزاروں، پیروں کے ذریعہ عوام کی عقیدت کا فائدہ اٹھایا جاتا ہے تو موصوف جنّ و جنّات کی دیومالائی کہانیوں سے اپنی جھوٹی عقیدت سادہ لوح عوام کے دلوں میں بٹھارہے ہیں، مقصود دونوں کا ایک ہی ہے یعنی مخلوق خدا کو اللہ کے در سے پھیر کر اپنے در کا محتاج بنا کر ان کی عقیدت کیش کرنا۔

موصوف آج کل اپنے نام کے ساتھ پی ایچ ڈی امریکا بھی لکھتے ہیں ابتدائی کتب میں ان کا یہ لاحقہ نہیں تھا، بعد میں خدا جانے موصوف امریکا کیسے گئے، کس یونیورسٹی سے کس مقالے پر پی ایچ ڈی کیا؟ یہ اب تک علّامہ مجذوبی کے نام کی طرح سربستہ راز ہے، موصوف کی درجنوں کتب (اکثر سرقہ شدہ) شائع ہوچکی ہیں، مگر حیرت انگیز بات ہے کہ ان کا یہ پی ایچ ڈی مقالہ تاحال شائع نہ ہوسکا۔

موصوف پہلے پنساری تھے، بعد میں حکیم حاذق تک ترقّی کرلی اور اب خیر سے ''شیخ الوظائف'' کے لقب سے ملقّب ہیں۔ عبقری کے نام سے ہر ماہ ایک کثیر الاشاعت رسالہ شائع کرتے ہیں جو موصوف

کی گمراہ کن تحریروں کا مجموعہ ہے۔ پورے رسالہ کا خلاصہ یہ ہے کہ شیخ الوظائف کا فلاں وظیفہ پڑھنے سے یہ ہو جائے گا وہ ہو جائے گا، حتیٰ کے دنیا سے نکل کر عالم بالا کے کام بھی ان کے وظائف سے ہو جائیں گے جیسا کہ کچھ تفصیل آگے آرہی ہے، مگر حیرت کی بات ہے کہ وظائف کی ہر قسم کی مشکل کشائی کے باوجود ہر رسالہ میں موصوف کی کم از کم درجنوں ادویات کا اشتہار بمع قیمت درج ہوتا ہے، بلکہ عبقری مئی ۲۰۰۸ء شمارے میں تو ان ادویات کی تاثیر اور فضائل ومناقب کو باقاعدہ مضمون کی شکل میں شائع کیا گیا، اب ہماری سمجھ سے یہ بالا ہے کہ جب شیخ الوظائف کے کرامتی وظائف ہر قسم کی حاجت روائی کیلئے اکسیر کا درجہ رکھتے ہیں تو آخر ان ادویات کی کیا ضرورت؟ اس موقع پر مجھے حکیم صاحب ہی کا ایک جملہ یاد آرہا ہے کہ" انسان کی طبیعت مؤثّر ہے وہ بات کا اثر لیتی ہے آپ دیکھتے ہیں کہ کاروباری لوگ صرف ایک اشتہار لگاتے ہیں اور انسانی طبیعت اس کا اتنا اثر لیتی ہے کہ اس کی لاکھوں کی تعداد میں برانڈ فروخت ہو جاتی ہے" (یہ جملہ میں نے ان سے کشمیر میں پہلی ملاقات کے دوران سنا تھا)، حکیم صاحب نے انسان کی اسی نفسیات کو سمجھتے ہوئے صرف اپنی پھنکیاں فروخت کرنے کے لیے جنّات اور وظائف کا ڈھونگ رچایا ہوا ہے۔ حکیم صاحب کے رسالہ کا سب سے گمراہ کن مضمون ''جنّات کا پیدائشی دوست ہے''، اس مضمون کی مختلف قسطیں دو جلدوں میں کتابی صورت میں بھی شائع ہو چکی ہیں۔

جن حضرات نے یہ مضامین پڑھے ہیں ان پر یہ بات مخفی نہ ہوگی کہ اس مضمون کا افسانوی انداز، مجہول کردار، ڈرامائی کہانیاں اور حد سے متجاوز لیپا پوتی اس کے جھوٹ ہونے کی بیّن دلیل ہے۔ اس مضمون کی ابتداء یوں ہوتی ہے کہ علامہ لاہوتی نامی ایک مجہول شخص پیدا ہوتا ہے اور پیدا ہوتے ہی وہ جنّات کا دوست اور بعد میں شیخ الجنّات بن جاتا ہے، اب اس کا صبح وشام کا ایک ہی کام ہے کبھی "کوہ کاف" میں کسی جنّ کے جنازے میں شرکت تو کبھی کسی جنّ کے نکاح میں شرکت تو کبھی کسی جنّ کے ختم قرآن میں شرکت گدھ نما پرندہ لاہوتی صاحب کی سواری ہوتی ہے اور بس اس کے بعد عوام کو گمراہ کرنے کے لیے جنّاتی افسانہ شروع ہو جاتا ہے۔ موصوف بچپن ہی سے اپنی بزرگی کے قائل ہیں، جنّاتی کمرے میں ان کی پیدائش ہوئی، مختلف جنّ ان کو کھانا میوہ کھلاتے، جس کی وجہ سے موصوف دودھ نہیں پیتے (بال بچّہ دار لوگ جانتے ہیں کہ دودھ پیتا بچّہ کھانا وغیرہ نہیں کھا سکتا مگر موصوف تو بچپن ہی سے جنّاتی ہیں) کبھی بچپن میں

بھی بستر پر پیشاب پاخانہ نہیں کیا، بچپن ہی سے جنّات ان کو غسل دیتے آنکھوں میں سرمہ لگا دیتے، جو بچّہ انہیں مارتا یا تنگ کرتا تو اس بچّہ کو کوئی غیبی چیز تنگ کرتی (اور موجودہ دور میں موصوف کو اگر کوئی تنگ کرے یعنی ان کے خلاف کوئی مضمون یا پمفلٹ شائع کرے تو اسے کالے کپڑے اور پیلی پتلون والے اور بعض اوقات سادہ کپڑوں والے باوردی جنّات تنگ کرتے ہیں، تجربہ شرط ہے عقل مندوں کے لیے اشارہ کافی ہے) موصوف کو کوئی محبّت میں بھی جھڑکتا تو اس کا نقصان ضرور ہوتا، موصوف آٹھویں جماعت ہی سے جنّات کے ساتھ اڑنے لگ گئے تھے، اس کے بعد موصوف کی رام کہانیاں شروع ہو جاتی ہیں جن کی کچھ تفصیل آگے آرہی ہے۔ (ملخّصاً جنّات کا پیدائشی دوست: ۱/ ۳۳۰ تا ۳۳۲)

حالانکہ قاضی بدرالدین شبلی حنفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"یہ بات ثابت ہے کہ عیاناً جنّات کو دیکھنا انبیاء کی خصوصیت ہے۔ ابوالقاسم بن عسا کر نے اپنی کتاب میں تحریر فرمایا ہے کہ جو آدمی یہ کہے کہ میں جنّات کو عیاناً دیکھتا ہوں اس کی شہادت مردود ہے، کیونکہ اس طرح دیکھنا خلافِ عادت ہے اور جو یوں کہے کہ جنّات سے میری اخوّت ہے وہ بھی مردود الشہادۃ ہے۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص یوں کہے کہ میں جنّات کو دیکھتا ہوں وہ مردود الشہادۃ ہے چونکہ قرآن کریم میں ہے: اِنَّهٗ یَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِیْلُهٗ مِنْ حَیْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ یعنی جنّات تم کو دیکھ لیتے ہیں اور تم ان کو نہیں دیکھتے۔

ربیع بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ جو شخص چاہے دین دار ہو یہ کہے کہ میں جنّات کو دیکھ لیتا ہوں وہ مردود الشہادۃ ہے اس طرح کی بات علاوہ انبیاء علیہم السلام کے کسی کے حق میں قابل قبول نہیں ہے۔" (آکام المرجان: صہ ۴۸، مترجم مفتی محمّد صاحب میرٹھی فاضلِ دیوبند، ادارہ اسلامیات لاہور)

یہ کتاب حکیم صاحب کے ہاں مستند ہے اور جنّات کا پیدائشی دوست میں جگہ جگہ موصوف نے اس کے حوالے دیے ہیں۔ معلوم ہوا کہ ائمّۂ دین کے نزدیک جنّات کو عیاناً دیکھنے یا ان سے اخوّت و دوستی کا دعویٰ کرنے والا مردود الشہادۃ فاسق ہے اور درپردہ گویا نبوّت کا مدّعی ہے، اب اس حوالے کی روشنی میں حکیم صاحب خود ہی فیصلہ کرلیں کہ وہ کیا ہیں؟ ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی!

کیونکہ حکیم صاحب نے خود ہی اپنے رسالہ میں اپنے قارئین سے یہ التماس کی ہے کہ:

"آپ کی نظروں سے بندہ کی کتب (تالیفات) اور رسالہ گزرا ہوگا ہر ممکن کوشش کی ہے کہ مخلوقِ خدا کے فائدے کے لیے تصنیف اور تالیف کی جائے کسی کتاب یا رسالہ میں کہیں غلطی ہوگئی ہو تو ضرور اصلاح اور اطّلاع فرمائیں اپنے آپ کو طالب علم سمجھتا ہوں نا چاہتے ہوئے بھی غلطی ممکن ہے آپ کی مخلصانہ رائے کتب اور رسالہ کے بارے میں نہایت قیمتی اور خلوص پر مبنی ہوگی اس سے یقیناً کتب ورسالہ کی اصلاح میں مدد ملے گی دعاگو دعا جو بندہ محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی۔" (ماہنامہ عبقری: صہ ۲۹، بابت مئی ۲۰۰۸ء)

اس لیے ہم صرف خیر خواہی کے جذبے کے تحت حکیم صاحب کے رسالہ سے چند گمراہ کن اقتباسات نقل کرتے ہیں، امّید کرتے ہیں کہ حکیم صاحب اپنی ان خطرناک غلطیوں کی اصلاح کرتے ہوئے توبہ وتائب ہوکر آئندہ اس قسم کے لایعنی قصّہ وکہانیوں سے پرہیز کریں گے۔

جنّت میں میری پذیرائی:

عشرۂ مبشّرہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو نبیِّ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبانِ مبارک سے جنّتی ہونے کی نوید سنائی، جبکہ دیگر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلّق بھی رضی اللہ عنھم و رضوا عنه کی نصّ موجود ہے، اس کے علاوہ امّت میں کسی امّتی کے لیے قطعی طور پر یہ دعویٰ نہیں کیا جاسکتا کہ وہ جنّتی ہے (حسنِ ظنّ کا معاملہ الگ ہے) اور نہ ہی آج تک امّت میں سے کسی نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ مجھے جنّت میں فلاں فلاں مقام ملے گا، اس طرح کا دعویٰ تو اب تک بریلوی پیروں کی زبان سے بھی ہم نے نہیں سنا مگر اپنی جھوٹی مشیخیت کا رعب بٹھانے کے لیے دیکھیں کس طرح حکیم صاحب قطعی جنّتی ہونے کا دعویٰ کررہے ہیں:

"جنّت میں میری پذیرائی" یہ عنوان قائم کرکے موصوف لکھتے ہیں:

"......آج آپ اس محفل کے امیرِ محفل ہیں یعنی اس محفل کی صدارت آپ کے پاس ہے میں نے ساتھ والے سے پوچھا یہ کون ہیں؟ فرمایا یہ جتنے لوگ بیٹھے ہیں یہ وہ ہیں جنھیں آج تک آپ نے پڑھ کر کلمہ بخشا ہے اور میں نے کہا یہ مزید دائیں بائیں کون کھڑے ہیں؟ فرمایا کہ نیک اولیاء

صالحین کی روحیں جو آپ کا استقبال کر رہی ہیں (روحوں کا مستقر اعلیٰ علّیّین ہے، یہ ہندوانہ تناسخ وآواگون عقیدہ ہے کہ روحیں ادھر ادھر گھومتی پھرتی ہیں، از ناقل) اور جتنے لوگوں کو آپ نے کلمہ پڑھ کر بخشا اور جتنا ان سب کو درجہ ملا ہے اتنا اکیلا آپ کو ملا ہے......آخر میں ایک شخص مجھ کو ملے کہنے لگے میں آخری انسان ہوں میں نے اللہ سے اجازت لی تھی کہ میں آپ سے کچھ بات کر سکوں اور میں آپ سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ مخلوق خدا کو پڑھ کر بخشنے کا عمل آپ کبھی نہ چھوڑنا آپ کو علم نہیں ہے کہ ان سب کی جتنی جنّت ہے ان سب کی جنّت سے زیادہ بڑی جنّت صرف آپ کی ہے اور ان سب کے جتنے درجے ہیں ان سب سے بڑے درجے صرف آپ کے ہیں (یعنی نماز، روزہ، زکوۃ، حج سے یہ مقام حاصل ہونے والا نہیں۔ از ناقل) اور آپ ان سب کے سردار ہیں بس صرف قیامت کا انتظار ہے ایک جھنڈا آپ کے پاس ہوگا (یہ صفت نبی کریم ﷺ نے اپنی بیان کی ہے کہ قیامت کے دن میرے پاس ''لواء الحمد'' ہوگا، از ناقل) وہ جھنڈا لے کر آپ چل رہے ہوں گے یہ پیچھے ہوں گے آپ آگے ہوں گے فرشتے آپ کا استقبال کریں گے جنّت کا داروغہ رضوان آپ کا انتظار اور استقبال کرے گا اور جنّت میں وہ مقامات اور کمالات آپ پائیں گے جو کبھی سوچے اور سنے بھی نہیں ہوں گے۔'' (ماہنامہ عبقری: صہ ۲۶-۲۷، بابت جون ۲۰۱۳ء)

حدیث میں نبیٔ کریم ﷺ نے اپنے متعلّق فرمایا کہ میرے ہاتھ میں ایک جھنڈا ہوگا مندرجہ بالا کذب بیانی میں <u>ایک جھنڈا آپ کے پاس ہوگا</u> کہ جملہ پر غور فرمائیں کہ حکیم صاحب عوام کے دلوں میں اپنا کیا مقام بٹھانا چاہ رہے ہیں۔

شرکیہ وکفریہ عقائد کی تبلیغ:

اہل السّنۃ والجماعۃ دیوبند کا عقیدہ ہے کہ علمِ غیب، ہر جگہ ہر آن ہر گھڑی حاضر وناظر ہونا کما یلیق بشانہٖ اُسی خداوندلم یزل کی شان ہے اسی طرح کائنات میں تصرّفات، ان کے رازوں وخزانوں کا علم بھی اُسی ذات وحدہ لاشریک کو ہے، اللہ کے علاوہ نہ تو کوئی نبی نہ پیر ولی فقیر کائنات میں متصرّف ہے، نہ مافوق الاسباب حاجت روائی ومشکل کشائی پر قادر ہے، نہ ہی کل کائنات میں حاضر وناظر اور اس کے سربستہ رازوں سے واقف ہے، علمائے دیوبند کے یہ عقائد بدیہات میں سے ہیں جنھیں دوست دشمن

سب تسلیم کرتے ہیں، اہلِ بدعت کے ساتھ ہمارا حقیقی نزاع انہی عقائد پر ہے، مگر حکیم صاحب کے مندرجہ ذیل عقائد ملاحظہ ہوں کہ کس طرح مشرکانہ و بریلویانہ عقائد کی تبلیغ کر رہے ہیں:

ساری کائنات پر نظر ساری کائنات میں حاضر و ناظر:

حکیم صاحب کی ایک مریدنی فرماتی ہیں: "جب میں مراقبہ کر رہی تھی تو کائنات میں کہیں کھو گئی اور ایک آنکھ ساری کائنات پر چھا گئی جو نہ جھپک رہی تھی اور نہ بند ہو رہی تھی، اس نے ساری کائنات کو اپنی حصار میں لے لیا تھا۔" (ماہنامہ عبقری: صـ ۱۶، بابت جون ۲۰۱۳ء)

لوگوں کے مقدّروں کے بارے میں جانیے:

"پھر کچھ عرصہ بعد اس کے حالات آپ پر کھلیں گے تو لوگوں کے مقدّروں کے بارے میں اللہ آپ پر سے پردے ہٹا دے گا، اس شخص کا مستقبل کیسا ہے یا آنے والا وقت کیسا رہے گا، پچھلی زندگی کیسی گزاری، اچھی گزاری یا بری گزاری کسی وقت میں اس کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا، فلاں وقت یہ کس موڑ پر سے گزرا تھا، اس کا فلاں وقت اچھّا گزرا بُرا گزرا، اس کی زندگی کے دن رات اچھّے گزرے بُرے گزرے یہ سب آپ کے سامنے آنا شروع ہو جائیں گے......

پرندوں جانوروں کی بولیاں سمجھیے:

زندگی ان کے حالات کے ساتھ آپ پر گزرنا شروع ہو جائے گی پھر اس کو آپ مستقل توجّہ دھیان کے ساتھ پڑھیں تو آپ کے سامنے ایک اور حال آئے گا، وہ یہ حال آئے گا کہ پرندوں کی بولیاں آپ کو سمجھ آنا شروع ہو جائیں گی...... پرندے کیا بولتے ہیں...... جانور کیا بولتے ہیں...... وہ کیا سوچتے ہیں......

پرندے پیشین گوئیاں کرتے ہیں

...... پرندے آنے والے حالات بتاتے ہیں، پرندے حادثات کی پیشین گوئیاں کرتے ہیں، پرندے صبح و شام کی زندگی کو بدلتا بتاتے ہیں، پھر پرندے ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھ کر احوال بتاتے ہیں، پھر آپ کے اندر وہ چیز کھلنا شروع ہو جائے گی پرندوں کی بولیاں، پرندوں کی آوازیں، پرندوں کے پیغامات، پرندوں کی زندگی کھلنا شروع ہو جائے گی......

دفن خزانے اپنی آنکھوں سے دیکھیں:

......پھر آپ کے اوپر ایک کائنات کھلے گی، کائنات کے خزانے، زمین کے مخفی خزانے، کھنڈرات کے اندر خزانے گھروں کے اندر دفن پوشیدہ سب کھلنا شروع ہوجائیں گے، پھر آپ کو کائنات کے خزانے نظر آنا شروع ہوجائیں گے ،زمین کے نیچے کیا ہے، زمین کے اوپر کیا ہے، پہاڑوں کے اندر کیا ہے،سمندر کے اندر کیا ہے یہ نظر آنا شروع ہوجائے گا،آپ آنکھوں سے دیکھنا شروع ہوجائیں گے کہ اس کے اندر خزانہ کیا ہے سب کچھ نظر آنا شروع ہوجائے گا۔" (ماہنامہ عبقری: ص ۳۲، بابت جون ۲۰۱۳ء، جنّات کا پیدائشی دوست: ۲/ ۱۶۱)

حضرت بابا فریدؒ پر جھوٹ باندھتے ہوئے لکھتا ہے:

"اگر تم آسمانوں کے راز جاننا چاہتے ہو یہی لفظ ہیں،عالم ملکوت کے راز جاننا چاہتے ہو یہی لفظ ہیں،عالم جبروت کے راز جاننا چاہتے ہو یہی لفظ ہیں،کیمیا کے راز جاننا چاہتے ہو یہی لفظ ہیں،غیمیا کے راز جاننا چاہتے ہو یہی لفظ ہیں،ادیمیا کے راز جاننا چاہتے ہو یہی لفظ ہیں،فضاؤں میں اڑنا چاہتے ہو یہی لفظ ہیں،فضاؤں کو اپنے کنٹرول میں لینا چاہتے ہو یہی لفظ ہیں۔" (ماہنامہ عبقری: ص ۳۴، بابت جون ۲۰۱۳ء)

"کائنات کی ساری چیزیں آنکھوں کے سامنے آنا شروع ہوگئیں۔" (ماہنامہ عبقری: ص ۳۱، بابت جون ۲۰۱۳ء)

موصوف وفات شدہ روحوں سے مدد پانے کے بھی مدّعی ہیں، چنانچہ عنوان قائم کرتے ہیں:

"روحوں سے براہ راست فیض پائیں"

پھر اس کے تحت جھوٹ لکھتے ہیں: ایک بہت بڑے عالم (جن کا نام اس لیے نہیں بتایا جارہا کہ کہیں کوئی تحقیق کرکے اس جھوٹ کا بھانڈا نہ پھوڑ دے، از ناقل) فرمانے لگے کہ بعض اوقات احادیث کے بارے میں مجھے خیال ہوتا ہے کہ اس حدیث کی سند مضبوط ہے یا کمزور......تو میں نے عرض کیا کہ آپ امام بخاری سے خود پوچھ لیں تو پھر میں نے انھیں یہ عمل بتایا......ایک دفعہ فرمایا رات کو امام بخاری سے ملاقات ہوئی ہے مجھے انہوں نے ساری حدیثیں بیان کی ہیں میں نے ان سے

عرض کیا کہ شیخ اگر آئندہ ملاقات کا شوق ہو تو پھر کیسے ہوگی؟ فرمایا یہی عمل کیا کرو اور پڑھتے پڑھتے سو جایا کرو ہم رات کو آپ کو مل کر آپ کے سارے مسائل حل کر دیا کریں گے اب فرمایا جس محدّث مفکّر سے میں نے ملاقات کرنی ہو اور جس محدّث مفکّر سے مجھے ملنا ہو میں بس پڑھ کر سوتا ہوں، بس اسی سے میری ملاقات ہو جاتی ہے ......" (ماہنامہ عبقری: صـ ۳۴، بابت جون ۲۰۱۳ء، جنّات کا پیدائشی دوست: ۲/ ۱۶۶-۱۶۷)

کاش کہ یہ وظیفہ امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم کو بھی پتہ ہوتا اور وہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ملاقات کر کے ان مسلکی اختلاف کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیتے۔ اسی طرح ایک گمراہ کن عنوان قائم کیا "اپنے مردہ والدین سے روزانہ ملاقات" ایک کاریگر مستری کا بتایا مگر نام و پتہ ان کا بھی نہیں بتایا تا کہ جھوٹ پکڑا نہ جائے، انھوں نے لوہے کا کام سیکھنا تھا مگر وہ فن باپ کے ساتھ ہی دفن ہو گیا اب جولاہوتی عمل کیا تو کیا ہوا، ملاحظہ کریں:

"بہت عرصہ پڑھنے کے بعد ایک مرتبہ خوش خوش آیا کہنے لگا والد صاحب سے ملاقات ہوئی، فرمانے لگے تجھے ہم نے کہا تھا نا کہ سیکھ لے چلو اب تم نے یہ لفظ سیکھ لیے ہیں، یہ لفظ اس سے زیادہ طاقتور ہیں اور پھر انھوں نے مجھے خواب ہی میں اس پرزے (غالباً یہ پرزہ کوہ کاف میں استعمال ہوتا ہے اس لیے اس کا ما لھا و ما علیھا بھی نہیں بتایا جا رہا کہ کہیں اس پرزے کے ماہر کھڑے نہ ہو جائیں حضرت ہم سے سیکھ لیتے اتنی کہانیاں بنانے کی کیا ضرورت تھی؟، پیر صاحب نے یہ بھی نہیں بتایا کہ یہ کراماتی لاہوری پرزہ ملتا کہاں سے ہے؟ از ناقل) کے بنانے کی ساری ترکیب بتائی اور کہا کہ میں نے اٹھ کر وہ بنایا اور اس طرح بنا اور بہت خوبصورت بنا وہ بہت خوش تھا اور کہنے لگا کہ میں تو اب والد صاحب سے جو چیز ہو فوراً پوچھ لیتا ہوں (گویا والد نہ ہوئے ناسا کے سربراہ ہوئے) اور وہ حاصل ہو جاتی ہے۔" (ماہنامہ عبقری: صـ ۳۴، بابت جون ۲۰۱۳ء، جنّات کا پیدائشی دوست: ۲/ ۱۶۷)

یاد رکھیے کہ روحوں کا زمین میں گھومنا پھرنا ان سے روزآنہ کی بنیاد پر ملاقات کرنا سراسر ہندوانہ عقیدہ ہے، جس کا قرآن و حدیث میں کوئی ثبوت نہیں، اگر ایسا ہوتا تو سب سے پہلے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روزآنہ کی بنیاد پر ملاقات کرتے۔ موصوف کے بارے میں ہم پہلے واضح کر چکے ہیں کہ وہ درپردہ نبوت کے مقام پر فائز ہونے کے مدّعی ہیں، اب دیکھیں کس طرح

معراج کا دعویٰ کر رہے ہیں:

"آسمانوں کی سیر روحوں سے ملاقات"

اس عنوان کے تحت لکھتے ہیں:

"کبھی مجھے پہلے آسمان کبھی مجھے دوسرے آسمان کی سیر ہوتی ہے اور اللہ اپنے قدرتی مناظر دکھاتے ہیں۔" (ماہنامہ عبقری: صہ ۳۰، بابت جون ۲۰۱۳ء)

کشف القبور حاصل کریں:

"پھر اس کو آپ اگر مزید مستقل پڑھنا شروع کر دیں لیکن ...... جلدی نہ کیجیے یہ لفظ بہت عرصہ پڑھنے کے بعد اپنے راز و نیاز دیتے ہیں تو پھر آپ کے اوپر ایک اور کائنات کا در کھلے گا وہ یہ کہ آپ کو کشف القبور شروع ہو جائے گا قبر میں حالات کیسے ہوتے ہیں، موت کے حالات کیسے ہیں، زندگی کے حالات کیسے ہیں، قبر کی زندگی کیسی ہے، قبر کا نظام کیسا ہے، قبر کے اندر کھانا پینا، قبر کے اندر کی زندگی، روشنی اندھیرا، قبر سرخ ہوتی ہے، قبر سفید ہوتی ہے یہ چیزیں کھلنا شروع ہو جائیں گی اگر آپ نے اس کو مستقل بہت عرصہ پورے وجدان کے ساتھ بہت وقت لگا کر پڑھا ہوا ہے تو چند دفعہ پڑھنے سے آنکھیں بند کرتے ہی قبر کے حالات آپ کے سامنے کھلنا شروع ہو جائیں گے۔" (ماہنامہ عبقری: صہ ۳۱، بابت جون ۲۰۱۳ء، جنّات کا پیدائشی دوست: ۲/ ۱۵۹)

احیاناً کبھی کبھار کشف قبور یا کسی بھی غیبی شے کے کشف کے ہم منکر نہیں مگر ہم ہر وقت ہر قبر کے متعلق کشف یہ دعوی بلا دلیل و معارض نصوص قطعیہ ہے، نبی کریم ﷺ کی حدیث کا مفہوم ہے کہ مجھے اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ تم اپنے مردے دفنانا چھوڑ دو گے تو میں رب سے دعا کرتا کہ وہ تمھیں قبروں کے حالات پر مطلع کرے۔

جنّات ہر کام پر قادر ہیں:

ملاحظہ فرمائیں کہ حکیم صاحب کس طرح جنّات کو مشکل کشا، حاجت روا ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں، یہی واقعات اگر کوئی بریلوی کسی پیر بابا یا مزار کے بارے میں کہہ دے تو جھٹ سے شرک کا فتویٰ لگ جائے گا:

"جب عبقری میں جنّات کا پیدائشی دوست موتی مسجد کا عمل پڑھ کر وہاں گئی تو میں نے وہاں

بہت سارے چھوٹے چھوٹے جنّات دیکھے، وہ ہر آنے جانے والے کو دیکھ رہے تھے، ایک باباجی تھے وہ مسجد کے مینار کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، ایک آدمی جس کا لباس بادشاہ کی طرح تھا اور اس کا قد کافی لمبا تھا وہ مسجد کی چھت پر چکّر لگا رہا تھا، ان جنّات میں سے کسی کے سر پر سینگ تھے اور کسی کے نہیں تھے، میں نے ان سے باتیں کرنی شروع کر دیں کہ ہمارے پاس کام نہیں ہے، انھوں نے سر ہلا کر کہا کام آجائے گا، اس کے بعد واقعی کام آنا شروع ہو گئے ......ایک مرتبہ میری ہمسائی کافی پریشان تھی اس کا بھی روزگار کا مسئلہ تھا، میں اس کو اپنے ساتھ موتی مسجد لے گئی اور جنّات سے جا کر کہا اس کا یہ مسئلہ ہے انھوں نے سر ہلا کر کہا اس کا کام ہو جائے گا، اب اس کے گھر میں رزق کی کثرت ہے۔" (ماہنامہ عبقری: صـ ۲۴، بابت جون ۲۰۱۳ء)

حکیم صاحب آبِ کوثر نوش فرماتے ہوئے:

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قیامت کے دن اہلِ ایمان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مبارک ہاتھوں سے آبِ کوثر کا جام پیئں گے، دنیا میں نہ آبِ کوثر کسی نے دیکھی نہ کسی کو میسّر، مگر حکیم صاحب مرزا قادیانی کی طرح محبّت کی آڑ لے کر حضور کے خواص کو اپنے نام الاٹ کرتے ہوئے اسی دنیا میں آبِ کوثر پینے کا دعویٰ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ایک دفعہ عشاء کے بعد سورہ اخلاص پڑھتے ہوئے قمقمے روشن ہوئے، میں نے صحابی بابا سے پوچھا یہ کیا ہے، انھوں نے فرمایا آج بچّوں کا ختمِ قرآن ہے اور علّامہ صاحب بچّوں کا ختمِ قرآن کروا رہے ہیں...... آگے سفید آبشار دودھ سے زیادہ سفید تیزی سے بہتا ہوا اس کی پاکی بیان سے باہر ہے وہ بچّی وہیں کھڑی ہاتھ میں سپارہ لیے ہوئے، میں صحابی بابا سے پوچھتی ہوں یہ آبشار دودھ جیسا کیوں ہے فرمایا اس میں روزانہ آبِ کوثر کا ایک چھوٹا بوند پڑتا ہے یہ ۱۲/ مارچ کی بات ہے۔" (ماہنامہ عبقری: صـ ۱۷، بابت جون ۲۰۱۳ء)

ختمِ قرآن اور اس میں قمقمے اس پر بھی غور فرمائیں کہ یہ کس مسلک کی تائید ہو رہی ہے؟؟؟؟

حکیم صاحب کی مریدنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حکم دیتے ہوئے (معاذ اللہ):

"پچھلے مہینے میں سورہ اخلاص پڑھتے ہوئے خانہ کعبہ گئی، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کہا کہ میں نے حجرِ

اسود کو چومنا ہے، انھوں نے کہا کہ مردوں کی بھیڑ ہے، میں نے کہا مجھے اندر لے چلیں، خانہ کعبہ کا دروازہ کھلا میں اپنے بچّوں کے ساتھ گئی، وہاں صحابی بابا اور علّامہ صاحب بھی اندر گئے۔" (ماہنامہ عبقری: صـ ۱۷، بابت جون ۲۰۱۳ء)

عقیدہ حاضر و ناظر اور یا غوث المدد کا مشرکانہ عقیدہ:

"عام دنوں میں خانہ کعبہ اور شبِ جمعہ کو اپنے آپ کو مسجد نبوی میں پاتی ہوں، کبھی علّامہ صاحب سے کبھی صحابی بابا سے التجا کرتی ہوں میرے بچّوں کے لیے دعا کریں، پچھلے دنوں جن دنوں ربیع الاوّل کا مہینہ تھا اس میں ہم اجتماعی دعا کریں گے میں نے کہا مجھے یاد رکھیں، جب وہ مہینہ ختم ہوا تو میں نے صحابی بابا سے پوچھا آپ کہاں ہو؟ پوچھنے لگے بیٹھو ان جالیوں کے پاس دعا مانگو، میں نے کہا، یہ کون سی جگہ ہے؟ فرمایا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے۔" (ماہنامہ عبقری: صـ ۱۷، بابت جون ۲۰۱۲ء)

نعلین سے استمداد کا بریلویانہ عقیدہ:

"ایک ڈیڑھ ماہ میں ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کی نعلین پاک کے طفیل میرے کاروبار کا وسیلہ بنا دیا...... مجھے خواب میں میرے کمرے میں نعلین مبارک نظر آتے ہیں، میں جانتی ہوں یہ صرف میری نعلین پاک سے عقیدت اور محبّت ہے کہ میں نے دیکھا کہ نعلین پاک سے نور کی شعاعیں نکل رہی ہیں۔" (ماہنامہ عبقری: صـ ۱۹، بابت جون ۲۰۱۳ء)

حکیم صاحب کی مریدنی کا غیر محرم جنّات کے ساتھ سیر سپاٹے:

ایک مریدنی صاحبہ جنّات کے ساتھ اپنے سیر سپاٹوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتی ہیں:

"جنّات مجھے اپنے ساتھ لے کر گئے جہاں دور دور تک پھلوں کے بہت سارے باغ ہیں، پھر ہم ایک محل میں پہنچے، اس محل کا بہت بڑا دروازہ ہے، وہاں پر بہت لوگ ہیں، میں نے موتی مسجد کے جنّات کو دیکھا اور دیکھتے ساتھ کہا کہ میں ان کو جانتی ہوں، انھوں نے مسکرا کر کہا کہ ہم سے ملنے آتی نہیں ہو، میں نے کہا ضرور آؤں گی......وہ جنّات مجھے لے گئے اور اب میرے خواب میں آتا ہے کہ وہ مجھے بہت زیادہ کھلاتے پلاتے ہیں، گھماتے پھراتے ہیں، میں تھک جاتی ہوں اور اللہ کا ذکر

کرتی ہوں۔"(ماہنامہ عبقری: صـ ۲۴، بابت جون ۲۰۱۳ء)

لاہوتی صاحب کے پاس کن فیکون کا اختیار اور جس کا جنازہ پڑھیں بخشش ہو جائے:

موصوف لکھتے ہیں کہ مجھے ایک بڑھیا جنّ اپنے ساتھ اپنے ایک عزیز کے جنازے میں لے گئی، پھر کیا ہوا:

"میں ان کے ساتھ چل دیا، ایک درمیانی عمر کی میّت تھی، اس کو غسل دیا کفن دیا اس کے بعد اس کا جنازہ پڑھا، بہت غریب لوگ تھے، تنگدست لوگ تھے، کفن کے پیسے بھی کسی سے مانگ کر لیے، میں نے اپنی جیب سے دس ہزار روپے نکال کر انھیں دیے کہ آپ تجہیز و تکفین کے اخراجات اس میں سے کریں، آئے ہوئے مہمانوں کو کچھ کھلائیں پلائیں، میں چلا آیا وہ بڑھیا میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میں آپ کا شکریہ کس منہ سے ادا کروں کہ آپ کے جنازہ پڑھانے سے میں نے میّت میں مغفرت جیسی بات دیکھی......ایک لفظ میں ساری کائنات......میرے پاس ایک ایسا لفظ ہے کہ میں اگر وہ لفظ آپ کو بتا دوں تو اس لفظ کے اندر ساری کائنات ہے......میں نے پوچھا کہ ضرور بتائیں تو کہنے لگی اس شرط پر کہ آپ کسی نا اہل کو نہیں بتائیں گے، میں نے عرض کیا کہ آپ کے مطابق کون اہل ہے کون نا اہل ہے؟......کہا کہ لوگ اس کو غلط استعمال کرتے ہیں اور پھر مخلوقِ خدا کو اس کا نقصان پہنچاتے ہیں، میں نے کہا کہ آپ اس سے بہتر ہے کہ مجھے نہ بتائیں کیونکہ میرا مزاج نہیں ہے کہ میں سن پاؤں اور اس کے فوائد اپنے تک رکھوں، بلکہ میری طبیعت میں ہے کہ جس کو بتاؤں بس اس کو اللہ کی مخلوق تک پہنچاؤں میں نے یہ بات کہہ کر ان کی بات چھوڑ دی۔

کن فیکون کی تاثیر والا لفظ انھوں نے کہا کہ آپ مجھ سے وعدہ کریں کہ آپ اپنے حد تک رکھیں گے۔ جب ان کا اصرار بڑھا تو میں نے ان سے کہا کہ دیکھیں آپ میرے لئے قابل احترام ہیں، میں نے آپ کے بڑھاپے کی لاج رکھی ہے کہنے لگی کہ نہیں میں آپ کو اللہ کی قسم دیتی ہوں کہ آپ یہ لے بھی لیں اور اللہ کی قسم دیتی ہوں کہ آپ کسی کو نہ بتائیں اللہ کا نام سنتے ہی میری گردن جھک گئی اور میں خاموش ہو گیا (ظاہر ہے کہ خاموش نہ ہوتا تو لوگوں کو بتانا پڑتا اور جب عمل کام نہ کرتا تو حضرت کی رسوائی ہوتی اس لئے پہلے تو اپنی ہمدردی ظاہر کی کہ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ میں لوگوں کو نہ بتاؤں تا کہ مریدین کو

یقین ہو جائے کہ میں تمہارا کتنا خیر خواہ ہو مگر بتاؤں تو بھی مصیبت اس لیے کہ قسم کے آگے سر جھک گیا، غور فرمائیں کتنا شاطرانہ ذہن ہے، از ناقل)۔انھوں نے مجھے وہ کائنات کا راز بتایا اور واقعی وہ کائنات کا راز تھا اور ہے اس کے اندر کن فیکون کی تاثیر ہے اور اس کے اندر انوکھا ایک راز ہے، انسان پڑھتے ہی کائنات کی عجیب وغریب دنیا میں کھو جاتا ہے، زمین و آسمان کے خزانے اس کے لیے ایسے ہوتے ہیں جیسے پلیٹ میں پڑے ہیں اور بھی اس کے عجیب کمالات ہیں اس وقت وہ موقع نہیں، میں کیا کروں کہ اس نیک بڑھیا نے مجھے اللہ کے نام کی بہت بڑی قسم دی۔" (ماہنامہ عبقری: صـ ۴۰، بابت جون ۲۰۱۳ء)

کن فیکون کا اختیار صرف اور صرف اللہ تعالی کا ہے، غور فرمائیں یہی سارے عقائد بریلوی انبیاء و اولیاء کے لیے رکھتے ہیں آخر کل کو حکیم صاحب ان کا کس منہ سے رد کریں گے؟ پھر مثل مشہور ہے کہ دروغ گورا حافظہ نہ باشد، ایک طرف تو اس بڑھیا کے پاس ایسا عمل ہے کہ کائنات کے سارے راز سارے اختیارات اس میں ہے، مگر دوسری طرف خود بڑھیا کا یہ حال ہے کہ غربت کی وجہ سے مہمانوں کو کھانا تو کیا مردے کو کفن تک نہیں پہنا سکتی، بھائی جان! جب کن فیکون کا اختیار ہے تو اس کو استعمال میں لاؤ دوسروں کو کن فیکون کا اختیار دینے والوں کا اپنا یہ حال ہے کہ وہ کھانے کے لیے دس ہزار روپے کی بھیک مانگ رہے ہیں، واہ رے حکیم صاحب! جھوٹ بولنے کے لیے بھی سلیقہ چاہیئے۔

پتھّروں کی تاثیر کا عقیدہ:

حکیم صاحب ایک جن کے حوالے سے کربلا کی جھوٹی داستان بناتے ہیں، اسی الف لیلوی کہانی میں کربلا کے پتھروں کے متعلق کہتے ہیں:

"میں نے خواہش کا اظہار کیا کہ اس میں سے ایک کنکری مجھے مل سکے تو کہنے لگی میں نے آج تک کسی کو نہیں دی لیکن ضرور میں آپ کو دوں گی اور اس میں سے ایک بڑی کنکری اٹھا کر وہ مجھے دے دی۔وہ اب تک میرے پاس موجود ہے اور اس کنکر کے جو کمالات و برکات مجھ پر کھلے ہیں وہ میں آپ کو کیسے بیان کروں۔" (ماہنامہ عبقری: صـ ۴۲، بابت جون ۲۰۱۳)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شان میں سوئے ادبی:

حکیم صاحب کے رسالہ میں ایک صاحب حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حسن و جمال میں عیب جوئی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نہایت خوبصورت تھے، لیکن چہرہ پر ہلکے چیچک کے سے داغ تھے۔"

(ماہنامہ عبقری: صـ ۱۶، بابت مئی ۲۰۰۸ء)

علماء و محدّثین کی توہین:

حکیم صاحب لکھتے ہیں:

"میرا مشاہدہ ہے اور سو فیصد مشاہدہ یہی ہے کہ جتنے بڑے بڑے قاری، علماء، محدّثین، مفسّرین اور قرآن کو پڑھنے اور سمجھنے والے جنّات کے پاس ہیں شاید انسانوں میں صدیوں میں بھی پیدا نہ ہوئے ہوں۔" (ماہنامہ عبقری: صـ ۳۹، بابت نومبر ۲۰۱۱ء)

پھر تو حکیم صاحب کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو چھوڑ کر انہی جنّات کی تقلید کرنی چاہیئے، غور فرمائیں کہ یہ صدیوں میں پیدا ہونے والے جلیل القدر علماء، محدّثین، فقہاء، مفسّرین، شارحین اور مشائخ کی کھلی گستاخی و توہین نہیں؟

مقابیس المجالس نامی گستاخانہ کتاب کی تائید:

حکیم صاحب کے رسالہ میں ہے:

"مقابیس المجالس میں مولانا رکن الدین ؒ نے زیارتِ رسول کے لیے درود خضری بہت مجرب بیان فرمایا۔" (ماہنامہ عبقری: صـ ۱۶، بابت مئی ۲۰۰۸)

حالانکہ اس مقابیس المجالس میں ہے کہ ہمارے شیخ کے مرید کلمہ میں محمد رسول اللہ شیخ کے ڈر سے پڑھتے ورنہ ان کا دل چاہتا کہ اس کی جگہ شیخ کا نام لے، (مقابیس المجالس: صـ ۶۷۱) معاذ اللہ۔ اسی کتاب میں ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک دن پوری رات گانا سنا، (مقابیس المجالس: صـ ۱۴۱) معاذ اللہ۔ اسی مقابیس المجالس میں لکھا ہوا ہے کہ سب سے قدیم مذہب ہندو مذہب ہے، کیونکہ یہی حضرت آدم علیہ السلام کا مذہب تھا، (مقابیس المجالس: صـ ۲۶۲) معاذ اللہ۔ اس کے علاوہ بھی اس کتاب میں کئی کفریات ہیں جنھیں سر دست ہم یہاں نقل نہیں کرتے، اب ایسی گمراہ کن کتاب کو حوالے کے طور

پر پیش کرنا کیا معنی رکھتا ہے! کل کو اس کتاب کو پڑھ کر اگر لوگ گمراہ ہوئے تو اس کا ذمہ دار کون ہو گا؟

جنّاتی وطی:

حکیم صاحب کی ایک ممدوحہ جنّات کے ساتھ اپنی یاریوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتی ہیں:

"اس واقعے کے ایک ہفتہ بعد میں سو رہی تھی، سحری کا وقت قریب تھا، مجھے لگا میں پانی میں ہوں اور کسی نے مجھے اتنے زور سے پکڑا ہے کہ میں اٹھ نہیں سکتی میری آنکھیں کھلی تھیں، مگر میں ہل نہیں سکتی تھی میں ٹوٹی پھوٹی آیۃ الکرسی پڑھنا شروع کی تھوڑی دیر بعد میں آزاد ہوگئی مجھے لگا خواب تھا، مگر دیکھا تو میری قمیص کا پچھلا دامن پانی سے گیلا تھا۔" (ماہنامہ عبقری: صہ ۲۷، بابت نومبر ۲۰۱۱ء)

اسی طرح اس آدمی نے ماہنامہ عبقری، بابت جولائی ۲۰۱۴ء کے صہ ۲۹-۳۰ پر کئی جنّاتوں کے عشق و معشوقی کی شرمناک کہانیاں باقاعدہ "جنّات کے افیئرز" کا فحش عنوان دے کر نقل کی اور عورتیں کے بیانات یہاں تک نقل کیے کہ جنّات نے ہمارے ساتھ وہ تعلقات قائم کیے کہ ہم ان کو بیان بھی نہیں کر سکتے۔ حکیم صاحب باپردہ عورتوں کو آخر کیا سکھانا چاہ رہے ہیں؟ آج اگر فلموں، ڈراموں میں عشق معشوقیاں ہوتی ہیں تو اُسے اسلامی و مشرقی اقدار کے خلاف سمجھا جاتا ہے، بے حیائی پر محمول کیا جاتا ہے مگر خیر سے جنّات کے ساتھ عشق کے یہ افسانے مزے لے لے کر حکیم صاحب عقیدت کی آڑ میں سنا رہے ہیں اور انھیں اس بے حیائی پر ذرا شرم نہیں آتی۔

قرآن کی توہین معاذ اللہ:

قارئین کرام! قرآن کریم لوگوں کی ہدایت کے لیے نازل ہوا ہے اگر کوئی بدبخت اس کو عورتوں کے عشق و معشوقی کے لیے استعمال کرے تو اس سے بڑا گستاخ کون ہو گا؟ حکیم صاحب اپنی کتاب میں عنوان لگاتے ہیں "ہیبت ناک جنّ کے انسانی عورتوں سے عشق و معاشقے" اوّل تو عنوان پر غور فرمائیں کیا اللہ والے لوگ اس قسم کے قصّے سناتے ہیں کل کو اگر یہ عشق معشوقیاں عورتیں پڑھ لیں تو کیا وہ اس کا اثر نہیں لیں گی؟ بعض علماء نے تو سورہ یوسف کی تفسیر بھی عورتوں کو پڑھانے سے منع کیا ہے کہ اس میں زلیخا کے ایک عشق کا قصّہ ہے مگر یہاں تو عقیدت کی تان ختم ہی عشق و وطی پر ہوتی ہے اس فحش عنوان کے تحت وہ (ہمارے نزدیک) کسی مردود جنّ کا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"میرے پاس قرآن پاک کی ایک ایسی آیت ہے جس کو پڑھ کر جس پر پھونک مارتا تھا وہ عورت میری دیوانی ہوجاتی تھی اور اس نے وہ آیت قرآن پاک کی مجھے بتائی جو میں عام طور پر نہیں بتانا چاہتا کہ لوگ اس کو غلط استعمال کریں گے۔" (جنّات کا پیدائشی دوست: ۱/ ۴۵۱)

شیخ الجنّات صاحب کی خط کشیدہ عبارت ملاحظہ فرمائیں "کہ لوگ اس کو غلط استعمال کریں گے" گویا شیخ صاحب کے نزدیک عشق معشوقی کا کوئی صحیح محمل بھی ہے اس لیے اگر عشق معشوقی کسی صحیح بنیاد پر ہو تو میں بتا سکتا ہوں اور پھر لڑکیوں کو پٹاؤ اور ان سے شادیاں کرو، معاذ اللہ۔

علماء و اولیاء پر فعلِ حرام کا الزام:

حکیم صاحب ایک جعلی جنّ کی جعلی شادی کی کہانی بیان کرتے ہوئے اس جنّ کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"میں جب وہاں پہنچا تو مجھے خوبصورت لباس پہنایا گیا، جو کسی دور میں ہم مغل بادشاہوں کا سنتے تھے، جس میں خوبصورت تاج، شیروانی، شاہی جوتا اور ہاتھوں میں ہیرے جواہرات اور سونے کے کنگن گلے میں سونے کے ہار...... اور کہا کہ بہت بڑے عالم جنّات اس میں موجود تھے، بڑے بڑے ولی تھے انھوں ہمارا نکاح پڑھایا۔" (جنّات کا پیدائشی دوست: ۱/ ۴۴۲)

کس کو معلوم نہیں کہ نبی کریم ﷺ کی شریعت میں مردوں کے لیے سونا پہننا حرام ہے، نبیٔ کریم ﷺ کی شریعت کے احکام صرف انسانوں کے لیے نہیں، جنّات کے لیے بھی ہیں مگر حکیم صاحب ان علماء و اولیاء اللہ پر بہتان باندھتے ہوئے جھوٹ لکھتے ہیں کہ ان کی موجودگی میں سونے کے کنگن اور ہار جنّ دولہا کو پہنایا جا رہا ہے؟ اب حکیم صاحب یا تو اس بات کو تسلیم کریں کہ ان کے کوہ کاف کے یہ جنّات فعل حرام کے مرتکب اور دینی احکام میں چشم پوشی کرنے والے ہیں یا اپنے اس قصّہ کا جھوٹا اور من گھڑت ہونا تسلیم کریں، پہلی صورت میں کثیر علماء و اولیاء اللہ پر الزام آئے گا اور ثانی صورت میں صرف آپ پر توبہ لازم ہوگی، جو خلقِ کثیر کی ہدایت کا سبب ہوگی اس لیے خیر خواہانہ مشورہ ہے کہ ضد چھوڑ دیے، یہ مال و دولت، شہرت سب یہیں رہ جائے گا، آدمی کے اپنے گناہ کم ہیں جو لوگوں کی گمراہیوں کا طوق بھی گلے میں ڈال کر قبر میں جائے، اس لیے خدارا اس مالیخولیا سے نکل کر لوگوں کو

صرف اور صرف اللہ کے در پر جھکائیں، صرف اور صرف نبیٔ کریم ﷺ کی شریعت پر گامزن کریں۔

اسی طرح ایک اور واقعہ لکھا ہے کہ:

"مجھے خاص عمدہ لباس پہنایا گیا، میرے سر پر ایک چاندی کا تاج سجایا گیا...... سونے جواہرات سے جڑے تخت پر بیٹھا بادشاہ۔" (ماہنامہ عبقری: صـ ۱۶، بابت جولائی ۲۰۱۵ء)

سونے چاندی کا پہننا حرام ہے اور سونے چاندی کا پانی جس کرسی پر چڑھا ہوا ہو اس کرسی پر بیٹھنا تو جائز ہے مگر اس میں بھی شرط ہے کہ سونے چاندی والے حصّے سے بچے، مگر یہاں تو خالص سونے کی بات ہو رہی ہے اور جو لوگ سونا پہنتے ہوئے نہ شرمائے وہ اس پر بیٹھتے ہوئے کیا شرمائیں گے، یہاں تو سونا چاندی پہننے کی کھلّم کھلّا تبلیغ کی جا رہی ہے، کیا یہ شریعتِ محمّدی کے مقابلے میں نئی شریعت گڑھنا نہیں؟

عوام کی عقیدت کا رخ مکّہ و مدینہ سے پھیر کر موتی مسجد کی طرف کرنا:

قارئین کرام! جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ مکّہ و مدینہ مسلمانوں و اسلام کے مراکز ہیں، یہی وجہ ہے کہ جتنے بھی دین دشمن ہیں وہ شروع دن سے ہی اس کی مرکزیت کو ختم کرنے پر تلے ہوئے ہیں، روافض کھلّم کھلّا اس پر حملہ کر چکے ہیں، قادیانی اعلان کر چکے ہیں کہ مکّہ و مدینہ کی چھاتیوں کا دودھ خشک ہو چکا ہے اب قادیان سے روحانیت تقسیم ہو گی، اہلِ بدعت ببانگِ دُہل مکّہ و مدینہ کے اماموں اور وہاں کے باشندوں کو کافر و گستاخ کہتے ہیں۔ حکیم صاحب چونکہ نام اہلِ حق کا لیتے ہیں جس کی وجہ سے وہ کھلّم کھلّا مکّہ و مدینہ کے خلاف محاذ تو قائم نہیں کر سکے، البتّہ اس کی عقیدت میں تزلزل اور اس کی مرکزیت میں شگاف کرنے کے لیے انھوں نے لاہور میں "موتی مسجد" (شاہ جہاں کے دور کی ایک قدیم مسجد) کے نام سے ایک مسجد میں مخصوص نوافل کے جعلی فضائل بیان کر کے عوام کو دور دور سے اپنی حاجتوں اور ضرورتوں کے لیے اس مسجد آنے کا جھانسہ دیا اور ساتھ ہی میں شرک کا ٹیکہ لگاتے ہوئے انھیں یہ یقین دلایا کہ یہاں آؤ، یہاں عبادت کرو، یہاں جنّات رہتے ہیں، یہاں تمہارے سارے مسئلہ مسائل حل ہو جائیں گے، میں اپنے قارئین سے پوچھتا ہوں کہ اہلِ بدعت اگر لوگوں کو مزارات کی طرف راغب کریں، ان کے اسفار کے فضائل سنائیں اور ان کا یہ عقیدہ بنائیں کہ ہمارے یہ بابے پیر فقیر سب کچھ کر سکتے ہیں تو آپ لٹھ لے کر ان کے پیچھے پڑ جاتے ہیں تو اگر کوئی دیوبند کا نام استعمال کر کے مزاروں

کی جگہ مسجدوں کا نام لے کر اور بابوں کی جگہ جنّات کا نام لے کر وہی کچھ کر رہا ہو تو آخر ہم خاموش کیوں؟ ملاحظہ ہو حکیم صاحب کے نئے مرکز کے خود ساختہ فضائل و کمالات۔

اس نے اپنی کتاب میں اس مسجد کی عقیدت بڑھانے کے لیے یہ عنوان لگایا "موتی مسجد میں ہر مراد ملے گی" (جنّات کا پیدائشی دوست: صـ ۱/ ۴۸۲)

"موتی مسجد میں دو نفل پر سجدوں میں ان کے سامنے کائنات کا نظام آ گیا جس کو بیان کرتے ہوئے موصوف خود بھی شرماتے ہیں کہ کہیں مبالغہ یا افسانہ نہ سمجھ لیں، (موتی مسجد میں عمل کے کرشمات: صـ ۸)۔ روحانیت کا سمندر موتی مسجد سے ملا، (موتی مسجد میں عمل کے کرشمات: صـ ۸)۔ اور اس کے تحت لکھتے ہیں کہ اس مسجد میں عبادت کرنے سے مجھے فرشتے نظر آنے لگ گئے، عذاب اترتا ہوا نظر آ رہا تھا ہر چیز مجھ سے باتیں کر رہی ہے، اس مسجد میں عبادت کرنے سے موصوف فرماتے ہیں کہ نماز، روزہ، تلاوتِ قرآن سب کچھ خود بخود آ جاتا ہے، کسی سے سیکھنے کی ضرورت نہیں (موتی مسجد میں عمل کے کرشمات: صـ ۹، ملخّصاً)۔ اب ان فضائل و کمالات کے بعد خود ملاحظہ فرمائیں کہ جاہل و توہم پرست عوام نے اس مسجد میں کیا اودھم مچائی:

"شاہی قلعہ لاہور کی انتظامیہ کی طرف سے مسلسل یہ شکایات موصول ہو رہی ہیں کہ موتی مسجد میں آنے والی اکثر خواتین آثار قدیمہ کے قوانین کی سخت خلاف ورزی کر رہی ہیں مثلاً موم بتّیاں جلائی جاتی ہیں جس کی وجہ سے مسجد کی بے حرمتی ہو رہی ہے، اکثر خواتین محرم مردوں کے بغیر آتی ہیں اور رات رکنے پر اصرار کرتی ہیں، عطر کی شیشیاں، پانی کی بوتلیں، جوتیوں کے باکس، دیواروں پر لکھنا، کیلنڈر پوسٹر اسٹیکر وغیرہ لگائے جاتے ہیں، (موتی مسجد میں عمل کے کرشمات: صـ ۱۴)

جب سے موتی مسجد کا عمل چھپا ہے لوگ جوق در جوق موتی مسجد میں جانا شروع ہوئے، کچھ مرد و خواتین وہاں حکیم صاحب یا حکیم صاحب کے نمائندے کے طور پر اپنا روپ دھار کر بیٹھے اور لوگوں سے نذرانے وصول کیے، (ماہنامہ عبقری: صـ ۳۹، بابت اگست ۲۰۱۲ء)

حضرت علّامہ لاہوتی نے موتی مسجد کو اعمال اور عبادات کے لیے متعارف کرایا نہ کہ دھوکا اور فریب کے لیے، مرد و عورتیں وہاں خود کو حضرت علّامہ اور حکیم صاحب سے اجازت یافتہ ظاہر کر کے لوگوں کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں۔" (ماہنامہ عبقری: صـ ۲۱، بابت جولائی ۲۰۱۵ء)

صحابی جنّ پر برتری کا دعویٰ:

اس نے ایک صحابی جنّ سے دوستی کا افسانہ گھڑا ہے، اور اس پر اپنی برتری جتانے کے لیے یہ آدمی تأثّر دیتا ہے کہ جب صحابی جنّ بھی مجلس میں موجود ہوں اور میں بھی اس مجلس میں حاضر ہوں تو صحابی جنّ بھی میری موجودگی میں خاموش رہتے ہیں، گویا کہ صحابی جنّ کی موجودگی میں بھی میرا ہی حکم چلتا ہے اور میرے حکم کے آگے وہ بھی خاموش رہتے ہیں، معاذ اللہ (ملخّصاً، جنّات کا پیدائشی دوست: ۱/۳۳۵)

حکیم صاحب کی تحریروں نے کس طرح عوام کو گمراہ کیا:

علّامہ لاہوتی یعنی حکیم طارق محمود چغتائی کی جنّات کے ان بے سروپا کہانیوں، جھوٹے ناولوں نے کس طرح لوگوں کے عقائد کو خراب کیا اور کس طرح ان کے دلوں میں یہ شرکیہ عقیدہ داخل کیا کہ حاجت روائی، مشکل کشائی کا اختیار جنّات کے پاس ہے وہ چاہیں تو سب کچھ کر سکتے ہیں، اس کا اندازہ صرف ایک خط سے لگایا جاسکتا ہے جو پر اسراری حکیم نے اپنی مدح کے طور پر خود رسالہ میں شائع کیا، ملاحظہ ہو:

”آپ سے ملنے کا بے حد اشتیاق ہے میں جن حالات اور کیفیات سے دوچار ہوں ان کی تفصیل خط میں لکھنا ممکن نہیں، براہ راست دس بیس منٹ بھی میسّر آجائیں تو کچھ عرض کر سکوں، اتنا مجھے یقین ہے کہ اگر آپ نے خاص نظر عنایت فرمائی تو میری وہ ساری پریشانیاں اور تکالیف دور ہو سکتی ہیں جن کے سبب میں سالہا سال سے پریشان ہوں ہزار ہا روپیہ برباد کر چکا ہوں اور ایک وقت تو ایسا بھی آیا کہ میں مقروض بھی ہوا اور کھانے کے بھی لالے پڑ گئے، پھر بس اللہ کے کرم ہی نے سہارا دیا اور جیسا کہ میں نے عرض کیا محترم حکیم صاحب کی زیر نگرانی بہت سے اوراد و وظائف بھی پڑھے، مگر کسی کا کوئی نتیجہ نہ نکلا......میں آپ سے مل کر اپنی پریشانیوں کا احوال بیان کرنا چاہتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ جتنے طاقتور جنّات کا آپ ذکر فرماتے ہیں ان کے ذریعہ ہمارے حالات بھی بہتر ہو جائیں گے......

آپ نے اپنے مضمون سابقہ اقساط میں لکھا ہے کہ آپ کے پاس ایک سابقہ حکمران آئے کہ ان کا فلاں کام کرا دیں آپ نے اس عامل جنّ کو بلایا اور ان کا کام کرا دیا آپ نے حکمران کا نام تو نہیں لکھا، مگر یہ لکھا کہ اب وہ حکمران فوت ہو گئے ہیں (عقل کے اندھو! نام لکھ دیتے اور وہ بھی زندہ کا تو جھوٹ کا بھانڈا

پھوٹ جاتا، از ناقل)۔ اللہ آپ کو خوش رکھے کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو آپ تک پہنچ جاتے ہیں اور اپنا کام کرا لیتے ہیں......اب جب آپ سب کچھ ظاہر کر ہی رہے ہیں تو اتنے چھپ کیوں رہے ہیں کہ ضرورت مندوں کی رسائی آپ تک ممکن ہی نہیں ہو رہی، (ممکن ہو جائے تو کوہ کاف کے ڈھول کا پول کھل جائے، از ناقل) کئی ماہ سے کوشش کر رہا ہوں مگر حکیم صاحب کے توسط سے بھی آپ کا پتہ حاصل کرنے میں ناکام ہوں، عجیب بات ہے کہ ان کے رسالہ عبقری کے توسط سے آپ اپنے قصّے اور واقعات تو ہزاروں قارئین تک پہنچا رہے ہیں، مگر عبقری کے قارئین جب آپ تک رسائی حاصل کرنا چاہیں تو محترم حکیم صاحب کو بھی منع کر دیتے ہیں کہ آپ کا پتہ کسی کو نہ دیا جائے، سوچ کا یہ تضاد عجیب معلوم ہوتا ہے جب آپ نے اپنی طاقتوں کو ظاہر کرنے کا سوچ ہی لیا ہے تو ضرورت مندوں کی طرف سے آنکھیں بند مت کیجیے، مجبور و بے بس کی داد رسی کوئی بُرا کام تو نہیں۔" (ماہنامہ عبقری: ص ۴۶، بابت جولائی ۲۰۱۰ء)

افسوس محترم! جتنا یقین آپ کو لاہوتی اور اس کے جنّات کی طاقتوں پر ہے اتنا اللہ کی ذات پر ہوتو شاید کبھی آپ پر پریشانی آتی بھی نہیں۔ ہمارے ہاں جاہل عاملوں کا طریقہ واردات یہی ہوتا ہے کہ وہ سب کچھ صیغۂ راز میں رکھتے ہیں، صرف جعلی عامل ہی نہیں ہر دونمبر کام والا کبھی بھی سامنے آ کر کام نہیں کرے گا، پولیس کو باقاعدہ ایک تفتیشی ٹیم بنانی پڑتی ہے اور کئی ماہ کی نگرانی کے بعد اصل مجرموں تک پہنچتی ہے، اس لیے کہ ان کو پتہ ہے کہ جب تک سامنے ہوں گے جلدی دھر لیے جائیں گے، یہی حال لاہوتی صاحب کا ہے ان کا نام پراسرار، ان کا خاندان پراسرار، ان کا کام دھندا اور ذریعۂ معاش پراسرار، ان کے قصّے کہانیاں پراسرار، ان میں شخصیات کے نام مجہول، مقام مجہول غرض کوئی ایسی واضح بات کبھی بھی ان قصّوں میں آپ کو نہیں ملے گی جس کی مدد سے آپ اصل کرداروں تک پہنچ کر صحیح صورتِ حال معلوم کر سکیں۔

ایک اور قابلِ توجّہ بات ان پراسراری صاحب کی بچپن سے لے کر ابھی تک کی کہانیاں پڑھ لیں کہیں بھی آپ کو نماز، روزہ، زکوۃ، حج، جہاد اور سنن کا تذکرہ نہیں ملے گا، کہیں اذکار ہیں تو وہ بھی اللہ کی رضا یا اصلاحِ نفس کے لیے نہیں، بلکہ دنیا کمانے کے لیے۔ بات یہ ہے کہ دین پر پورا پورا چلنا مشقّت کا کام ہے اور فسّاق و فجّار ہمیشہ شارٹ کٹ (مختصر راستہ) کی تلاش میں رہتے ہیں، بدعتیوں نے

اس کے لیے پیروں کو ذریعہ بنایا ہوا ہے کہ بس پیر کو راضی کرلو تمہارے سب کام ہو جائیں گے، حکیم صاحب نے اس کام کے لیے جنّات کو آڑ بنا کر ان کا سہارا لیا کہ کلّ جدیدٍ لذیذٌ، ہوسکتا ہے کہ ان کا کوئی معتقد کہے کہ ہم نے لاہوتی صاحب کے جنّات سے مدد مانگی تو انھوں نے ہماری مدد کی تو یہ بات بھی ان کے حق ہونے کی دلیل نہیں، اوّل تو مدد کا ہونا یقینی نہیں، مذکورہ بالا حوالوں میں آپ صاف پڑھ سکتے ہیں کہ ان صاحب کو حکیم صاحب کے وظیفوں سے بھی کوئی فائدہ نہ ہوا، ثانیاً بالفرض کسی نے جنّ، جنّی سے مدد مانگی اور انھوں نے اس کا کام کر بھی لیا تب بھی یہ شیطانی شعبدہ سے زیادہ کچھ حیثیت نہیں رکھتا، کیونکہ حکیم صاحب کی مستدل کتاب میں یہ بات لکھی ہوئی ہے کہ:

”علّامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض مرتبہ آدمی مصیبت کے وقت کسی صالح میّت کو پکارتا ہے اور جنّات اس کی صورت بنا کر اس کی بات سنتے ہیں، جس سے اس کا عقیدہ مزید خراب ہو جاتا ہے، وہ گمان کرتا ہے کہ اس صالح میّت نے میری مدد کی ہے، حالانکہ وہ شیطان ہوتا ہے اور کبھی زندہ لوگوں کے بارے میں بھی شیاطین یہ حرکت کر دیتے ہیں اور مشرک مبتدعہ جو اولیاء اللہ کے بارے میں یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ ہماری پکار سنتے ہیں (اور ہماری مدد کرتے ہیں تو)، اس کی حقیقت یہی ہے کہ شیطان ان کی صورتوں میں متشکّل ہو کر ان کو نظر آتے ہیں، ان سے باتیں کرتے ہیں (اور) وہ ان کو حقیقی انسان گمان کر کے اپنے عقائد خراب کر لیتے ہیں۔“ (آکام المرجان مترجم: صـ ۱۵۱)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہر قسم کے فتنوں سے ہماری اور تمام امّتیوں کی حفاظت فرمائے، آمین۔

زیرِ نظر کتاب میں دیے گئے حوالہ جات

اور

حکیم صاحب کی گمراہ تحریروں کے چند عکسی نمونے

کتابیں چوری کرنے والا لاہور کا ’’پراسراری جن‘‘

حکیم طارق محمود چغتائی مختلف کتب، رسائل، سے علمی مواد سرقہ کرنے میں ید طولی رکھتے ہیں اس کیلئے وہ باقاعدہ اپنے رسالہ میں اشتہار بھی دیتے ہیں کہ اپنی پرانی کتب ہمیں بھیجیں جب ان پر اعتراضات ہوئے کہ آپ کی اکثر کتب چوری شدہ ہیں تو اس آدمی نے اپنے رسالہ میں اس کی وضاحت دینا شروع کی چنانچہ جولائی 2014 کے عبقری ص 11 پر اس نے وضاحت کی کہ ’’بھارتی مسلمانوں پر کیا گزری‘‘ میری تالیف نہیں میں نے تو صرف اس کا عنوان چینج کر دیا تھا کسی ناشر نے میرے نام سے ’’این ویں‘‘ ہی شائع کر دی مگر اسی رسالے کے مین ٹائیٹل پیج کے بیک سائٹ پر حکیم صاحب کی تالیفات کی جو فہرست دی گئی ہے اس میں 15 ویں نمبر پر اس کتاب کو حکیم صاحب کی تالیف شمار کیا گیا۔ ایک ہی رسالہ میں ایک جگہ ایک کتاب کو اپنی تالیف کہنا پھر آگے جا کر اس کی تردید کرنا کیا ’’کوہ کاف‘‘ میں سکھایا گیا ’’سفید جھوٹ‘‘ نہیں؟

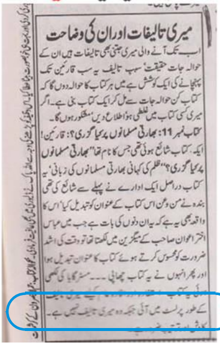

میری تالیفات اوران کی وضاحت

اب تک آنے والی میری جتنی بھی تالیفات ہیں ان کے حوالہ جات حقیقت سب تالیف یہ سب قارئین تک پہنچانے کی ایک کوشش ہے میں ہر کتاب کا حوالہ دوں گا کہ کتاب کن حوالہ جات سے مل کر ایک کتاب بنی ہے۔ اگر میری کسی کتاب میں غلطی ہو اطلاع دیں مشکور ہوں گا۔

کتاب نمبر 11: بھارتی مسلمانوں پر کیا گزری؟: قارئین! ایک کتاب شائع ہوئی تھی جس کا نام تھا "بھارتی مسلمانوں پر کیا گزری؟" "ظلم کی کہانی بھارتی مسلمانوں کی زبانی" یہ کتاب دراصل ایک ادارے نے پہلے سے شائع کی تھی بندہ نے من وعن اس کتاب کے عنوان کو تبدیل کیا اس کا واقعہ بھی یہ ہے کہ یہ ان دنوں کی بات ہے جب میں عباس اختر اعوان صاحب کے میگزین میں لکھتا تھا تو وقت کی اشد ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے کتاب کا عنوان تبدیل ہوا اور پھر انہوں نے یہ کتاب چھاپی۔۔۔۔ ... کے طور پر لسٹ میں آئی جبکہ وہ میری تالیف نہیں ہے۔

حضرت حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی دامت برکاتہم العالیہ کی تالیفات

www.FaceBook.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi

علامہ لاہوتی پراسراری کی ابتدائی لاہوتی پرواز

میں ابھی آٹھویں جماعت میں پڑھتا تھا کہ ایک رات حاجی صاحب نے آ کر مجھے پیار سے جگایا اور فرمایا چلو میرے ساتھ۔ پھر حاجی صاحب کی نورانی شکل یکا یک بدل گئی اور وہ ایک ایسے خوبصورت پرندے کی شکل میں تبدیل ہو گئے جس کے پر اتنے لمبے شاید کسی بڑے جہاز کے پروں سے بھی بڑے۔ میں ان کی گردن پر پروں کو پکڑ کر بیٹھ گیا۔ حاجی صاحب نے فرمایا ڈرنا نہیں...! تمہیں ہزاروں خوفناک مناظر نظر آئیں گے۔ اب حاجی صاحب نے اڑنا شروع کر دیا...! اتنا اونچے اڑے کہ اوپر اندھیرا ہی اندھیرا تھا...! بہت دیر تک نہایت تیز رفتاری سے اڑتے رہے۔ پھر ایک جگہ بہت سے لوگوں کا اجتماع تھا' مجھے وہاں چھوڑا۔

حاجی صاحب کی وہاں بہت عزت ہوئی۔ ایسے محسوس ہوا جیسے وہ وہاں کے سردار یا بڑے ہیں۔ مجھے بہت عزت اور محبت دی گئی۔ ایک جگہ کچھ لوگ ایک مخصوص قرآنی آیت کا ورد کر رہے تھے۔ حاجی صاحب مجھے وہاں بٹھا کر چلے گئے ان لوگوں کا حلیہ کیسا تھا' میں بعد میں تحریر کروں گا جسے سن اور پڑھ کر آپ حیران اور پریشان ہو جائیں گے۔

صحابی جن بابا سے ملاقات، اوران کی عنایات

میں بہت دیر تک اس آیت کو اس سارے مجمع کے ساتھ پڑھتا رہا۔ پھر لذیذ کھانے کھلائے۔ آخر میں ایک بہت بڑے بزرگ کی زیارت کیلئے لے جایا گیا جنہیں صحابی بابا کہہ رہے تھے بعد میں پتہ چلا کہ وہ حضور اقدس ﷺ کے صحابی رضی اللہ عنہ جن ہیں اور اب تک بھی ان کی شفقت محبت اور فیضان مجھ پر ہے۔ انہوں نے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا دی۔ پھر فرمایا یہ قرآنی آیت کی تاثیر تمہیں ہدیہ کرتا ہوں۔ جب بھی مجھے بلانا ہے سانس روک کر اسے پڑھنا شروع کر دو اور تصور ہی میں اس کا ثواب

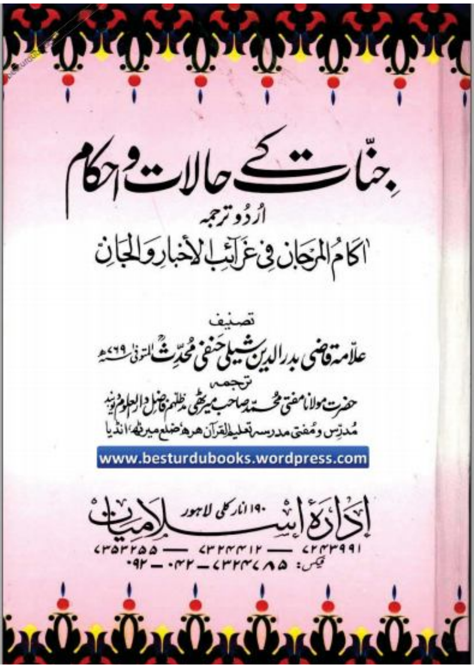

پس اگر اب بھی وہ کسی کو اس طرح نظر آنے لگیں تو اس میں خصوصیت باقی نہ رہے گی۔
پس یہ بات ثابت ہے کہ اس طرح عیاناً جنات کا دیکھنا یہ انبیاء کی خصوصیت ہے۔
ابو قاسم ابن عساکر نے اپنی کتاب میں تحریر فرمایا ہے کہ جو آدمی یہ کہے کہ میں جنات کو عیاناً دیکھتا ہوں اس کی شہادت مردود ہے کیونکہ اس طرح دیکھنا خلافِ عادت ہے۔
اور جو یوں کہے کہ جنات سے میری اخوت ہے وہ بھی مردود الشہادہ ہے۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ کہے کہ میں جنات کو دیکھتا ہوں وہ مردود الشہادۃ ہے چونکہ قرآن کریم میں ہے۔ انه یراکم ھو وقبیله من حیث لا ترونھم یعنی جنات تم کو دیکھتے ہیں اور تم ان کو نہیں دیکھتے۔ ربیع ابن سلیمان سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے سُنا ہے کہ جو شخص چاہے وہ دیندار ہو یہ کہے کہ میں جنات کو دیکھ لیتا ہوں وہ مردود الشہادۃ ہے اس طرح کی بات علاوہ انبیاء کے کسی کے حق میں قابلِ قبول نہیں ہے۔

فصل :- ابو قاسم انصاری شرح ارشاد میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان جنات ملائکہ شیاطین جس طرح ان کے الگ الگ صفات پیدا کئے ہیں اسی طرح ان کے قدو قامت بھی الگ الگ ہیں جو بھی انسان کے قدو قامت کا ہوگا اس کو انسان ہی کہا جائے گا اور انسان روح اور ڈھانچہ کا نام ہے جیسا کہ مفسرین کی رائے بھی یہی ہے جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ انسان روح کا نام ہے اور روح مٹی سے پیدا نہیں کی گئی ہے اور اس پر موت طاری نہیں ہوتی۔ ان کا یہ قول باطل ہے صحیح رائے وہی ہے جو اوپر مذکور ہوئی پس اگر اللہ تعالیٰ کسی فرشتے کو انسانی ڈھانچہ میں تبدیل فرما دیں تو وہ اس وقت انسان ہی شمار ہوگا اور اس طرح اگر کسی شیطان کو انسانی ڈھانچہ میں تبدیل فرما دیں تو وہ بھی اس وقت انسان ہی شمار ہوگا۔ کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی شیطان کو یا فرشتے کو انسان کی

بچوں کے جوتوں کا انتخاب

(تحریر: مناظر صدیقی)

بچوں کی خراش یا چوٹ

ٹے کی پلک

سائز اور موزونیت

عجیب دعا، جو ہر کسی کی ضرورت ہے

ایڈیٹر کا اعتراف

آپ کی نظروں سے بندہ کی کتب (تالیفات) اور رسالہ گزرا ہو گا ہر ممکن کوشش کی ہے کہ مخلوق کے فائدے کے لیے تصنیف اور تالیف کی جائے۔ کسی کتاب یا رسالہ میں کہیں غلطی ہو گئی ہو تو ضرور اصلاح اور اطلاع فرمائیں۔ اپنے آپ کو طالب علم سمجھتا ہوں۔ نہ چاہتے ہوئے بھی۔ غلطی ممکن ہے آپ کی مخلصانہ رائے کتب اور رسالہ کے بارے میں نہایت قیمتی اور خلوص پر مبنی ہوگی۔ اس سے یقیناً کتب اور رسالہ کی اصلاح میں مدد ملے گی۔ دعا گو و دعا جو بندہ محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی۔

درس کی سی ڈیز اور کیسٹ: حکیم صاحب کی ہر محفل کے درس کی سی ڈیز اور کیسٹ دستیاب ہیں۔
قیمت سی ڈی 40 روپے کیسٹ 35 روپے
ڈیمانڈ کے مطابق V.P کی سہولت بھی موجود ہے۔

29 2008 مئی

جنات کا پیدائشی دوست

قسط نمبر 45

آپ امیر محفل ہیں

جنات میں میری پذیرائی

میں آخری انسان ہوں!!!

بات کرسکوں اور میں آپ سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ مخلوق خدا کو پڑھ کر بخشنے کا عمل آپ کبھی نہ چھوڑنا۔ آپ کو علم نہیں ہے کہ ان سب کی جتنی جنت ہے ان سب کی جنت سے زیادہ بڑی جنت صرف آپ کی ہے اور ان سب کے جتنے درجے ہیں ان سب سے بڑے درجے صرف آپ کے ہیں اور آپ ان سب کے سردار ہیں۔

بس صرف قیامت کا انتظار ہے ایک جھنڈا آپ کے پاس ہوگا اور وہ جھنڈا لے کر آپ چل رہے ہوں گے یہ پیچھے ہوں گے آپ آگے ہوں گے۔ فرشتے آپ کا استقبال کریں گے۔ جنت کا داروغہ رضوان آپ کا انتظار اور استقبال کرے گا اور جنت میں وہ مقامات اور کمالات آپ پائیں گے جو کبھی سوچے اور سنے بھی نہیں ہوں گے۔

مرنے سے پہلے اور بعد ہمیشہ ہمیشہ کی کامیابی

لہٰذا میرے دوست...... آپ میرے محسن ہیں۔ میں ایک انجان انسان ہوں آپ ایک جگہ جنازہ پڑھ رہے تھے تو آپ نے مجھے ستر ہزار کلمے کا ہدیہ کیا تھا۔ لہٰذا یہ عمل نہ چھوڑنا اس عمل کی وجہ سے آپ کو بہت کمالات ملیں گے۔ لہٰذا اس نیک جناتی روح نے اگلی بات جو بتائی وہ یہ تھی کہا کہ دنیا والوں کو میرا ایک پیغام دے دینا کہ جس ستر ہزار کلمہ پڑھنے سے مرنے کے بعد کی ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی سے کامیابی مل جاتی ہے اور ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی کے مسائل حل ہو جاتے ہیں کیا اس ستر ہزار کا کلمہ پڑھنے سے مرنے سے پہلے کی زندگی کے مسائل حل نہیں ہوں گے؟ آخر کیوں نہیں ہوں گے؟ اس ستر ہزار کلمے کی وجہ سے مرنے کے بعد والی زندگی کے جہاں مسائل ہوتے ہیں وہاں مرنے کے پہلے کی زندگی کے مسائل بھی حل ہوتے ہیں۔

مردے کا زندہ انسانوں کو پیغام

زندہ انسانوں کو میرا پیغام مزید دے دینا آپ کو کوئی مسئلہ ہو

بہت زیادہ وزنی ہے۔ لہٰذا اس کلمے کی وجہ سے مشکل مسائل حل ہوتے ہیں۔

ہر پریشانی اور مسئلہ کا حل

وہ نیک جن کہتے ہیں کہ میں نے اس پیغام کی انسانوں اور جنات کو یہ بتانا شروع کردیا ہے کہ جس کوئی مشکل ہو مسائل ہوں کسی بھی قسم کا دنیا کا کوئی اور ایسا مسئلہ ہو کہ جو ہمارے بس میں نہ ہو جو کسی بھی حل نہ ہو رہا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ ستر ہزار کا ایک نصاب تین نصاب پانچ نصاب مسلسل پڑھتا جائے۔ کوئی مسئلہ مسئلہ نہیں رہے گا۔ اس کی کوئی مشکل مشکل رہے گی۔ اور اس کی پریشانی پریشانی نہیں رہے گی اور مسائل ایسے حل ہوں گے کہ اس نے کبھی سوچا تک نہیں زندگی کے مسئلے اور پریشانیاں اس کی دور ہو جائیں گی۔ وہ نیک جن مزید کہنے لگا کہ میں نے جس جس کو یہ عمل کے مسئلے حل ہوئے اس کی پریشانی حل ہوئی اور اس کے وہ مسئلے حل ہوئے جس کی کوئی حد نہیں۔

کیا آپ سے بھی برکت روٹھ گئی ہے؟؟؟

پھر اس جن نے مجھے تین واقعے سنائے کہنے لگا کہ جنات سے ہمارا ایک ساتھی تھا وہ دن رات محنت کوشش کر مزدوری کرتا پھر مزدوری سے کاروبار میں آگیا لیکن مسائل حل ہونے میں نہیں آرہے تھے معلوم یہ ہوتا تھا سے برکت نام کی چیز روٹھ گئی ہے۔ لوگوں نے تیرے اوپر جادو ہوا ہے تو وہ جادو کے توڑ کیلئے انسان کے پاس بھی گیا جنات عاملوں کے پاس بھی گیا لیکن سے بھی اس کے جادو کا کوئی حل نہ ہوا۔ آخر کار وہ مایوس پریشان ہو کر بیٹھ گیا۔

اتنی برکت ملی کہ لوگ حیران......!!!

مجھے پتہ چلا تو میں اس کے پاس گیا اور صرف اس کو

میں آئے جب ان سے میں نے پوچھا تو انہوں نے کچھ نہیں کہا لیکن زمین پر ایک شخص لیٹا ہوا تھا رنگ کالا جب اس نے کروٹ بدلی تو وہ میرا بیٹا تھا۔ صحابی بابا نے فرمایا کہ اس میں بہت کیلیں ٹھوکی گئی ہیں اور یہ تکلیف میں ہے میں نے صحابی بابا سے پوچھا کہ یہ کیسے اس تکلیف سے نجات پائے گا؟؟؟ تو انہوں نے فرمایا حکیم صاحب اور کچھ بزرگ اس کی صحت کیلئے محنت کر رہے ہیں اور اسے ایسی جگہ لیٹایا جہاں پر پانی کی پتلی پتلی بہت باریک جھلیاں تھیں پانی ان میں سے رس رہا تھا اس سے یہ شفاء پائے گا۔ میں روزانہ سورۂ اخلاص پڑھتی رہی اور ان نہروں کو دیکھتی رہی اب ان میں پانی ذرا زیادہ ہو گیا ہے اور میرا بیٹا مسلسل سر کا مسح کر رہا ہے جس طرح وضو میں کرتے ہیں۔ صحابی بابا کہتے ہیں جب اس کا غسل صحت مند ہوگا تو حکیم صاحب دعا کریں گے۔ وہاں پر ایک میدان ہے بہت بڑا اس میں بہت سارے تنور ہیں جن میں علامہ صاحب نے شرپسند جنات کو قید کیا ہے۔ میرے بیٹے کے ساتھ بھی دو جن تھے ایک بڑا اور ایک بچہ جب ان کو تنور میں ڈالا تو آگ بھڑک اٹھی اور جب اس کا بچہ ڈالا تو وہ چیخ چیخ کر علامہ صاحب سے معافی مانگ رہا تھا کہ میرے بچے کو نہ جلائیں' علامہ صاحب نے اس تنور کا ڈھکنا رکھ کر زنجیر سے باندھ دیا۔

اس ماہ مئی کے رسالے میں آپ نے 2 وظیفے فرمائے ہیں ایک تو سورہ والضحیٰ کی آیت ہے۔ بہت زور آور ہے اور ایک موتی مسجد کے نفل...... ایک دن خواب میں میں نے دیکھا کہ علامہ صاحب بونے جنات کو وعظ فرما رہے ہیں اور وہ مجھے دیکھ کر غصہ ہوئے مجھے نہیں پتہ کہ وہ کیوں غصہ ہوئے۔

موتی محل کے ایک چمکتے ہوئے ستون کے پاس میں نے نفل پڑھے اور جب میں اللہ سے فریاد کر کے رو رہی تھی تو اور لوگ بھی میرے ساتھ رو رہے تھے پھر فجر کی اذان ہوئی اور میری آنکھ کھل گئی۔ پچھلے مہینے مراقبے کے دوران بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَ اٰخِرَہٗ جب میں مراقبہ کر رہی تھی تو کائنات کہیں کھو گئی اور ایک آنکھ ساری کائنات پر چھا گئی جو نہ جھپک رہی تھی اور نہ بند ہو رہی تھی اس نے ساری کائنات کو اپنے حصار میں لیا تھا میں ڈر کر واپس لوٹ آئی۔ 15 مئی پچھلی رات میں عشاء کے بعد اپنے معمول کے مطابق سورۂ اخلاص پڑھنا شروع کیا تو میری آنکھ لگ گئی میں نے خواب میں دیکھا کہ صحابی بابا

نیلے کی طرف جا رہے تھے۔ صحابی بابا کہنے لگے اس کا... اپنے مرشد کا... میں نے کہا میرا تو کوئی مرشد نہیں ہے۔ کہنے لگے یہ ہے نا۔ میں ان دونوں سے فریاد کرتی ہوں کہ میرے بیٹوں کیلئے دعا کریں تو وہ اپنی انگلی کو اپنے زبان سے تر کر کے دونوں کے منہ میں ڈالتے ہیں۔

15 سال پہلے میں ایک بہت پرہیزگار بزرگ جو چلنے پھرنے سے قاصر تھے' لوگ دور دور سے ان سے دعا کیلئے آتے ان کو میں نے یہ والا خواب بھی سنایا اور دوسرا خواب میں دیکھتی ہوں کہ زرد پھولوں کا بڑا سا گلدستہ مجھے کوئی پکڑاتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ جنت کے ہیں ان بزرگ کا نام عزیز الرحمن صاحب تھا انہوں نے کہا جزاک اللہ۔ اس کے بعد میں نے دو حج اور 6 عمرے کیے میرا سب کہاں سے بنا میں نہ سمجھ سکی میں طواف کرتے ہوئے بہت روتی ہوں کہ اللہ یہ ان بزرگ کی دعا ہے میں نے ان سے حج کی خواہش ظاہر کی تھی یا اللہ تیرا کرم ہے۔ محترم حکیم صاحب! مجھے دعاؤں سے نوازیں آپ سے ملنے کے بعد میری عجیب حالت ہے زبان بند منہ بند لوگ بول رہے ہیں لیکن میرا دل کبھی اللہ کی گردان تو کبھی آپ کے عبقری میں چھوٹے چھوٹے وظائف یا کوئی سورۃ ہر وقت دل بولتا رہتا ہے کبھی بہت بے چین ہوتی ہوں تو کبھی دل ٹھہر جاتا ہے میرے لیے دعا کریں اور میرے چاروں بچوں کے لئے بھی دعا کیجئے' مشکور ہونگی۔ (ف۔گ)

دکھی ماں کا خط اور صحابی بابا سے ملاقات

میں اپنے بیٹے کی وجہ سے بہت پریشان تھی کوئی پیر کوئی ولی کوئی جگہ کوئی گلی نہیں چھوڑی جہاں کوئی کہتا دونوں میاں بیوی وہاں چلے جا... سب کہتے جادو ہے۔ یہ کیسا جادو تھا جس کا کوئی توڑ نہیں تھا میرا بیٹا خود ایک اذیت میں تھا وہ خود کہتا تھا مجھے موت کیوں نہیں آتی...... میں اللہ سے آہ وزاری کرتی رہی رمضان میں روتی رہی...... بازار میں میری نظر عبقری پر پڑی میں نے ویسے ہی اٹھا لیا میں پڑھتی رہی جب میں نے صحابی بابا کو پڑھا میں ختم خواجگان عرصہ ہوا پڑھ رہی ہوں۔ ایک شمارے میں صحابی بابا نے سورۂ اخلاص کو بہت عقیدت سے فرمایا ہے میں نے ان سے التجا کی میری مدد کیجئے مجھے خود پتہ نہیں تھا کہ میں یہ کیوں کر رہی ہوں...... ایک بزرگ آئے انہوں نے مجھ سے کہا کہ پریشان نہ ہو رمضان میں ہمارا

لوگوں کے مقدروں کے بارے میں جانیے
پرندوں جانوروں کی بولیاں سمجھے
پرندے پیشن گوئیاں کرتے ہیں

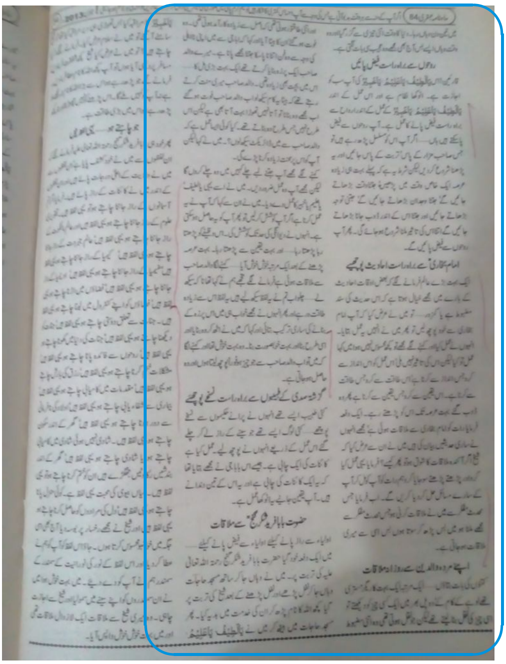
حضرت بابا فرید شکر گنج سے ملاقات

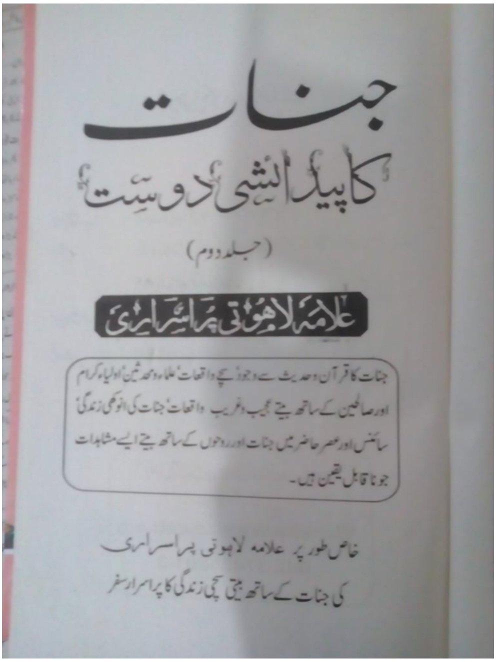

جنات
کا پیدائشی دوست

(جلد دوم)

علامہ لاہوتی پراسراری

جنات کا قرآن وحدیث سے وجود' سچے واقعات' علماء ومحدثین' اولیاء کرام اور صالحین کے ساتھ بیتے عجیب وغریب واقعات' جنات کی انوکھی زندگی' سائنس اور عصر حاضر میں جنات اور روحوں کے ساتھ بیتے ایسے مشاہدات جو ناقابل یقین ہیں۔

خاص طور پر علامہ لاہوتی پراسراری
کی جنات کے ساتھ بیتی سچی زندگی کا پراسرار سفر

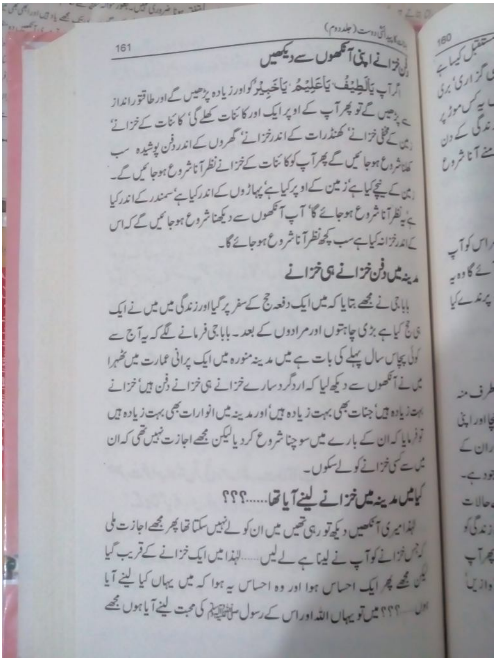

دفن خزانے اپنی آنکھوں سے دیکھیں

اگر آپ یَالَطِیْفُ یَاعَلِیْمُ یَاخَبِیْرُ کو اور زیادہ پڑھیں گے اور طاقتور انداز سے پڑھیں گے تو پھر آپ کے اوپر ایک اور کائنات کھلے گی' کائنات کے خزانے' زمین کے مخفی خزانے' کھنڈرات کے اندر خزانے' گھروں کے اندر دفن پوشیدہ سب کھلنا شروع ہو جائیں گے پھر آپ کو کائنات کے خزانے نظر آنا شروع ہو جائیں گے۔ زمین کے نیچے کیا ہے' زمین کے اوپر کیا ہے' پہاڑوں کے اندر کیا ہے' سمندر کے اندر کیا ہے' یہ نظر آنا شروع ہو جائے گا' آپ آنکھوں سے دیکھنا شروع ہو جائیں گے کہ اس کے اندر خزانہ کیا ہے سب کچھ نظر آنا شروع ہو جائے گا۔

مدینہ میں دفن خزانے ہی خزانے

باباجی نے مجھے بتایا کہ میں ایک دفعہ حج کے سفر پر گیا اور زندگی میں میں نے ایک ہی حج کیا ہے بڑی چاہتوں اور مرادوں کے بعد۔ باباجی فرمانے لگے کہ یہ آج سے کوئی پچاس سال پہلے کی بات ہے میں مدینہ منورہ میں ایک پرانی عمارت میں ٹھہرا میں نے آنکھوں سے دیکھ لیا کہ اردگرد سارے خزانے ہی خزانے دفن ہیں' خزانے بہت زیادہ ہیں' جنات بھی بہت زیادہ ہیں' اور مدینہ میں انوارات بھی بہت زیادہ ہیں تو فرمایا کہ ان کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا لیکن مجھے اجازت نہیں تھی کہ ان میں سے کسی خزانے کو لے سکوں۔

کیا میں مدینہ میں خزانے لینے آیا تھا......؟؟؟

لہٰذا میری آنکھیں دیکھ تو رہی تھیں میں ان کو لے نہیں سکتا تھا پھر مجھے اجازت ملی کہ جس خزانے کو آپ نے لینا ہے لے لیں...... لہٰذا میں ایک خزانے کے قریب گیا لیکن مجھے پھر ایک احساس ہوا اور وہ احساس یہ ہوا کہ میں یہاں کیا لینے آیا ہوں......؟؟؟ میں تو یہاں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت لینے آیا ہوں مجھے

کتنی دیر وہاں رہے میں نے کہا نہیں۔ فرمایا: تمہیں پتہ نہیں تین دن تم وہاں رہے۔ آج پتہ کرو کون سا دن ہے اور واقعی جب میں نے پتہ کیا تو تین دن گزر گئے تھے...... لیکن مجھے یقین نہ آئے کہ میں تین دن وہاں رہا۔ دنیا کا وقت اتنی تیزی سے گزر گیا اور وہ وقت وہاں ایسے بس آج بھی مجھے وہ عجیب سی بات لگتی ہے۔

روحوں سے براہ راست فیض پائیں

قارئین! اس یَالَطِیْفُ، یَاعَلِیْمُ، یَاخَبِیْرُ کی آپ سب کو اجازت ہے۔ انوکھا نظام ہے اور اس عمل کے اندر یَالَطِیْفُ، یَاعَلِیْمُ، یَاخَبِیْرُ کے عمل کے اندر ارواح سے براہ راست فیض پانے کا عمل ہے۔ آپ روحوں سے فیض پا سکتے ہیں ہاں...... اگر آپ اس کو مسلسل پڑھ رہے ہیں تو جس صاحب مزار کے پاس' تربت کے پاس جائیں اور یہ پڑھنا شروع کر دیں لیکن شرط یہ ہے کہ پہلے بہت ہی زیادہ عرصہ ایک خاص وقت میں پڑھیں' جتنا وقت بڑھاتے جائیں گے' جتنا وجدان بڑھاتے جائیں گے' جتنی توجہ بڑھاتے جائیں اور جتنا اس کے اندر ڈوب جانا بڑھاتے جائیں گے اتنا اس کی تاثیر ملنا شروع ہو جائے گی۔ پھر آپ روحوں سے فیض پائیں گے۔

امام بخاری رحمہ اللہ سے براہ راست احادیث پوچھئے

ایک بہت بڑے عالم فرمانے لگے کہ بعض اوقات احادیث کے بارے میں مجھے خیال ہوتا ہے کہ اس حدیث کی سند مضبوط ہے یا کمزور...... تو میں نے عرض کیا کہ آپ امام بخاری سے خود پوچھ لیں تو پھر میں نے انہیں یہ عمل بتایا۔ انہوں نے عمل کیا اور کہنے لگے مجھے تو کچھ محسوس نہیں ہوا میں کہا عمل تو کیا لیکن اس کی تاثیر نہیں ملی' اس عمل کو اس انداز سے کرو جس انداز سے کرنا ہے' اس طاقت سے کرو جس طاقت سے کرنا ہے۔ اس یقین سے کرو جس یقین سے کرنا ہے پھر وہ ڈوب گئے بہت عرصہ تک اس کو پڑھتے رہے۔ ایک دفعہ فرمایا رات کو امام بخاری رحمہ اللہ سے ملاقات ہوئی ہے' مجھے

انہوں نے ساری حدیثیں بیان کی ہیں میں نے ان سے عرض کیا کہ شیخ اگر آئندہ ملاقات کا شوق ہو تو پھر کیسے؟ فرمایا یہی عمل کیا کرو اور پڑھتے پڑھتے سو جایا کرو ہم رات کو آپ کو مل کر آپ کے سارے مسائل حل کر دیا کریں گے۔ اب فرمایا جس محدث مفکر سے میں نے ملاقات کرنی ہو جس محدث مفکر سے مجھے ملنا ہو میں بس پڑھ کر سوتا ہوں بس اسی سے میری ملاقات ہو جاتی ہے۔

اپنے مردہ والدین سے روزانہ ملاقات

کتنوں کی بات بتاؤں...... ایک مرتبہ ایک بہت کاریگر مستری تھے لوہے کے کام کے' وہ پل بھر میں ایک کسی چیز کو دیکھتے تو اسی چیز کی نقل بنا لیتے تھے لیکن جو نقل ہوتی تھی وہ اتنی مضبوط اور اتنی طاقتور ہوتی تھی کہ اصل سے زیادہ کارآمد ہوتی تھی۔ وہ فوت ہو گئے' ان کا بیٹا آیا اور کہا کہ ابا جی سے میں اپنی نااہلی کی وجہ سے وہ فن اتنا نا پا سکا جتنا مجھے پانا ہے۔ میرے والد صاحب ایک پرزہ بنایا کرتے تھے ایک بہت بڑی مل کا...... اس میں بچت بھی زیادہ تھی۔ والد صاحب میری منت کرتے رہتے تھے کہ بیٹا یہ کام سیکھ لو اب والد صاحب فوت ہو گئے اب مجھے وہ بنانا تو آتا نہیں تھوڑا بہت آتا بھی ہے لیکن اس طرح نہیں جس طرح وہ بناتے تھے۔ کیا کوئی ایسا عمل ہے کہ والد صاحب سے میں ڈائریکٹ سیکھ لوں؟۔ میں نے کہا لیکن آپ کو اس پر محنت زیادہ کرنا پڑے گی۔

کہنے لگے مجھے آپ جتنے لمبے چلے کہیں میں وہ چلے کروں گا لیکن مجھے آپ وہ عمل ضرور دیں۔ میں نے اسے یہی یالطیف' یاعلیم یاخبیر کا عمل دے دیا۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ نے یہ عمل کرنا ہے اگر آپ کوشش کر لیں تو پھر آپ کو یہ حاصل ہو سکتی ہے۔ انہوں نے دیوانگی کی حد تک کوشش کی۔ اس وظیفے کو پڑھتا رہا پڑھتا رہا...... اور بہت یقین سے پڑھتا رہا۔ بہت عرصہ پڑھنے کے بعد ایک مرتبہ خوش خوش آیا...... کہنے لگا والد صاحب سے ملاقات ہوئی ہے فرمانے لگے تجھے ہم نے کہا تھا نا کہ سیکھ لے...... چلو اب تم نے یہ لفظ سیکھ لیے ہیں یہ لفظ اس سے

زیادہ طاقت ور ہے اور پھر انہوں نے مجھے خواب ہی میں اس پرزہ کے بنانے کی ساری ترکیب بتائی اور کہا کہ میں نے اٹھ کر وہ بنایا اور اسی طرح بنا اور بہت خوبصورت بنا۔ وہ بہت خوش تھا اور کہنے لگا کہ میں تو اب والد صاحب سے جو چیز ہو فوراً پوچھ لیتا ہوں اور وہ حاصل ہو جاتی ہے۔

گزشتہ صدی کے طبیبوں سے براہ راست نسخے پوچھے

کئی طبیب ایسے تھے انہوں نے پرانے حکیموں سے نسخے پوچھے...... کئی لوگ ایسے تھے جو سینے کے راز لے کر چلے گئے اس عمل کے ذریعے انہوں نے پوچھ لیے۔ عمل کیا ہے کائنات کی ایک چابی ہے۔ جیسے اس بابا جی نے مجھے بتایا تھا کہ یہ ایک کائنات کی چابی ہے اور یہ اس کے تین دندانے ہیں۔ آپ یقین جانیے یہ انوکھا عمل ہے۔

حضرت بابا فرید شکر گنج رحمہ اللہ سے ملاقات

اولیاء سے راز پانے کیلئے اولیاء سے فیض پانے کیلئے ...... میں ایک دفعہ خود گیا حضرت بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تربت پر۔ میں نے وہاں جا کر ساتھ مسجد حاجات وہاں جا کر نفل پڑھے اور نفل پڑھنے کے بعد شیخ کی تربت پر گیا کچھ اللہ کا نام پڑھ کر ان کی خدمت میں ہدیہ کیا۔ پھر مسجد حاجات میں بیٹھ کر میں نے یَا لَطِیْفُ، یَا عَلِیْمُ، یَا خَبِیْرُ کا مراقبہ کیا بس تھوڑی ہی دیر مراقبہ کیا تھا تو شیخ سامنے آ گئے تو میں نے سلام عرض کیا۔ فرمانے لگے: کیا چاہتے ہیں؟ تو میں نے عرض کیا شیخ کچھ شفقت فرما دیں، مسافر پردیسی آیا ہوں تو آپ کچھ اللہ کا نام عطا فرما دیں۔ فرمانے لگے جو پڑھ رہے ہو اس سے بڑا اللہ کا نام نہ مجھے ملا ہے نہ آپ کو کہیں ملے گا۔ اس کے پڑھنے کو نہیں چھوڑنا اور جو کچھ پڑھ رہے ہو اس میں بڑی طاقت ہے۔

جو چاہتے ہو...... یہی لفظ ہیں

پھر خود ہی بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمانے لگے کہ ان لفظوں سے میں نے خود

مجھے ہوئی ہے یا پھر مجھے دل کا نور محسوس ہوا ہے۔

آسمانوں کی سیر روحوں سے ملاقات

کبھی مجھے پہلے آسمان کی کبھی دوسرے آسمان کی سیر ہوتی ہے اور اللہ اپنے قدرتی مناظر دکھاتے ہیں۔ پھر کہا کہ جو شخص دلائل الخیرات پڑھ کر اپنی والدہ والد یا کسی عزیز کی روح کو بخش دے اللہ پاک اس کی قبر میں نور داخل فرمائیں گے اور اس کی قبر سے عذاب اللہ پاک دور فرما دیں گے اور پھر کہنے لگا میں نے دلائل الخیرات سے رزق میں برکت پائی ہے، عزت پائی ہے، شان و شوکت پائی ہے فرمایا علاج بیماریوں سے دوری پائی ہے۔

پریشانیوں سے چھٹکارا

دلائل الخیرات سے میں نے اللہ پاک کی محبت پائی ہے، اللہ کا

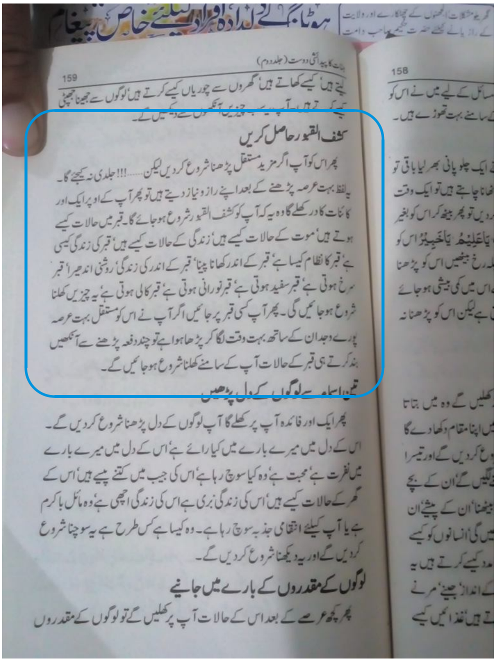

جنات کا پیدائشی دوست (جلد دوم) 159

لیتے ہیں' کیسے کھاتے ہیں' گھروں سے چوریاں کیسے کرتے ہیں' لوگوں سے جھینا جھپٹی کیسے کرتے ہیں۔ آپ یہ سب چیزیں آنکھوں سے دیکھیں گے۔

کشف القبور حاصل کریں

پھر اس کو آپ اگر مزید مستقل پڑھنا شروع کر دیں لیکن......!!! جلدی نہ کیجئے گا۔ یہ لفظ بہت عرصہ پڑھنے کے بعد اپنے راز و نیاز دیتے ہیں تو پھر آپ کے اوپر ایک اور کائنات کا در کھلے گا وہ یہ کہ آپ کو کشف القبور شروع ہو جائے گا۔ قبر میں حالات کیسے ہوتے ہیں' موت کے حالات کیسے ہیں' زندگی کے حالات کیسے ہیں' قبر کی زندگی کیسی ہے' قبر کا نظام کیسا ہے' قبر کے اندر کھانا پینا' قبر کے اندر کی زندگی' روشنی اندھیرا' قبر سرخ ہوتی ہے' قبر سفید ہوتی ہے' قبر نورانی ہوتی ہے' قبر کالی ہوتی ہے' یہ چیزیں کھلنا شروع ہو جائیں گی۔ پھر آپ کسی قبر پر جائیں اگر آپ نے اس کو مستقل بہت عرصہ پورے وجدان کے ساتھ بہت وقت لگا کر پڑھا ہوا ہے تو چند دفعہ پڑھنے سے آنکھیں بند کرتے ہی قبر کے حالات آپ کے سامنے کھلنا شروع ہو جائیں گے۔

تین اسماء سے لوگوں کے دل پڑھیں

پھر ایک اور فائدہ آپ پر کھلے گا آپ لوگوں کے دل پڑھنا شروع کر دیں گے۔ اس کے دل میں میرے بارے میں کیا رائے ہے' اس کے دل میں میرے بارے میں نفرت ہے' محبت ہے' وہ کیا سوچ رہا ہے' اس کی جیب میں کتنے پیسے ہیں' اس کے گھر کے حالات کیسے ہیں' اس کی زندگی بری ہے اس کی زندگی اچھی ہے' وہ مائل با کرم ہے یا آپ کیلئے انتقامی جذبہ سوچ رہا ہے۔ وہ کیسا ہے کس طرح ہے یہ سوچنا شروع کر دیں گے اور یہ دیکھنا شروع کر دیں گے۔

لوگوں کے مقدروں کے بارے میں جانیے

پھر کچھ عرصے کے بعد اس کے حالات آپ پر کھلیں گے تو لوگوں کے مقدروں

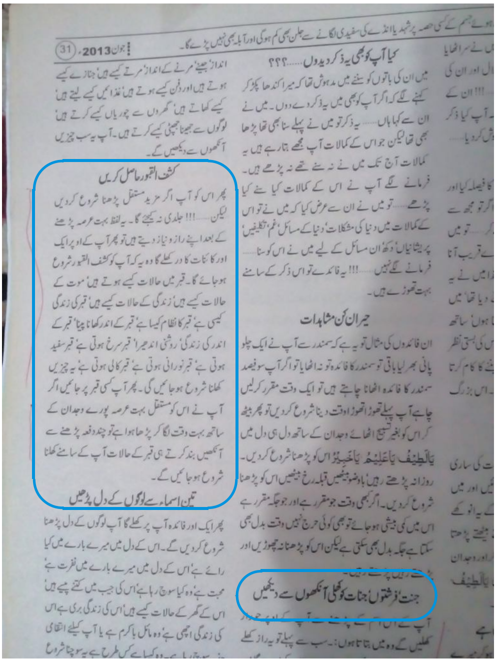

ہوئے جسم کے کسی حصہ پر شہد یا انڈے کی سفیدی لگانے سے جلن بھی کم ہو گی اور آبلہ بھی نہیں پڑے گا۔

جون 2013ء (31)

اندازِ جینے' مرنے کے انداز' مرتے کیسے ہیں' جنازے کیسے ہوتے ہیں اور دفن کیسے ہوتے ہیں' غذائیں کیسے لیتے ہیں' کیسے کھاتے ہیں' گھروں سے چوریاں کیسے کرتے ہیں' لوگوں سے جھینا جھپٹی کیسے کرتے ہیں۔ آپ یہ سب چیزیں آنکھوں سے دیکھیں گے۔

کشف القبور حاصل کریں

پھر اس کو آپ اگر مزید مستقل پڑھنا شروع کر دیں لیکن......!!! جلدی نہ کیجئے گا۔ یہ لفظ بہت عرصہ پڑھنے کے بعد اپنے راز و نیاز دیتے ہیں تو پھر آپ کے اوپر ایک اور کائنات کا در کھلے گا وہ یہ کہ آپ کو کشف القبور شروع ہو جائے گا۔ قبر میں حالات کیسے ہوتے ہیں' موت کے حالات کیسے ہیں' زندگی کے حالات کیسے ہیں' قبر کی زندگی کیسی ہے' قبر کا نظام کیسا ہے' قبر کے اندر کھانا پینا' قبر کے اندر کی زندگی' روشنی اندھیرا' قبر سرخ ہوتی ہے' قبر سفید ہوتی ہے' قبر نورانی ہوتی ہے' قبر کالی ہوتی ہے' یہ چیزیں کھلنا شروع ہو جائیں گی۔ پھر آپ کسی قبر پر جائیں اگر آپ نے اس کو مستقل بہت عرصہ پورے وجدان کے ساتھ بہت وقت لگا کر پڑھا ہوا ہے تو چند دفعہ پڑھنے سے آنکھیں بند کرتے ہی قبر کے حالات آپ کے سامنے کھلنا شروع ہو جائیں گے۔

تین اسماء سے لوگوں کے دل پڑھیں

پھر ایک اور فائدہ آپ پر کھلے گا آپ لوگوں کے دل پڑھنا شروع کر دیں گے۔ اس کے دل میں میرے بارے میں کیا رائے ہے' اس کے دل میں میرے بارے میں نفرت ہے' محبت ہے' وہ کیا سوچ رہا ہے' اس کی جیب میں کتنے پیسے ہیں' اس کے گھر کے حالات کیسے ہیں' اس کی زندگی بری ہے اس کی زندگی اچھی ہے' وہ مائل با کرم ہے یا آپ کیلئے انتقامی جذبہ سوچ رہا ہے۔ وہ کیسا ہے کس طرح ہے یہ سوچنا شروع

کیا آپ کو بھی یہ ذکر دیدوں......؟؟؟

میں ان کی باتوں کو سننے میں مدہوش تھا کہ میرا کندھا پکڑ کر کہنے لگے کہ اگر آپ کو بھی میں یہ ذکر دے دوں۔ میں نے ان سے کہا ہاں...... یہ ذکر تو میں نے پہلے سنا بھی تھا پڑھا بھی تھا لیکن جو اس کے کمالات آپ مجھے بتا رہے ہیں یہ کمالات آج تک میں نے نہ سنے تھے نہ پڑھے ہیں۔ فرمانے لگے آپ نے اس کے کمالات کیا سنے کیا پڑھے...... تو میں نے ان سے عرض کیا کہ میں نے تو اس کے کمالات میں دنیا کی مشکلات' دنیا کے مسائل' غم' تکلیفیں' پریشانیاں' دکھ' ان مسائل کے لیے میں نے اس کو سنا...... فرمانے لگے نہیں......!!! یہ فائدے تو اس ذکر کے سامنے بہت تھوڑے ہیں۔

حیران کن مشاہدات

ان فائدوں کی مثال تو یہ ہے کہ سمندر سے آپ نے ایک چلو پانی بھر لیا باقی تو سمندر کا فائدہ تو نہ اٹھایا تو اگر آپ سو فیصد سمندر کا فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو ایک وقت مقرر کر لیں چاہے آپ پہلے تھوڑا تھوڑا وقت دینا شروع کر دیں تو پھر بیٹھ کر اس کو بغیر تسبیح اٹھائے وجدان کے ساتھ دل ہی دل میں یَالَطِیۡفُ یَاعَلِیۡمُ یَاخَبِیۡرُ اس کو پڑھنا شروع کر دیں۔ روزانہ پڑھتے رہیں' باوضو بیٹھیں قبلہ رخ بیٹھیں اس کو پڑھنا شروع کر دیں۔ اگر کبھی وقت جو مقرر ہے اور جو جگہ مقرر ہے اس میں کمی بیشی ہو جائے تو بھی کوئی حرج نہیں وقت بدل بھی سکتا ہے جگہ بدل بھی سکتی ہے لیکن اس کو پڑھنا نہ چھوڑیں اور پڑھتے رہیں۔

جنت' فرشتوں' جنات کو کھلی آنکھوں سے دیکھیں

آپ نے اس اسم کے پڑھنے سے آپ پر کیا کیا چیز...... کھلیں گے وہ میں بتاتا ہوں:۔ سب سے پہلے تو یہ راز کھلے

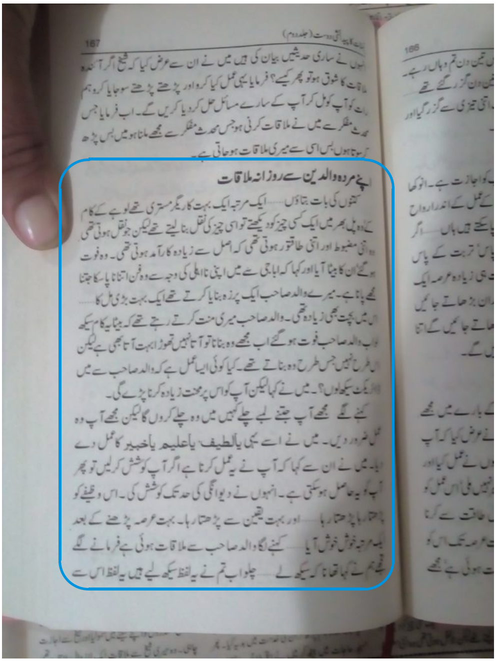

اپنے مردہ والدین سے روزانہ ملاقات
کتنوں کی بات بتاؤں...... ایک مرتبہ ایک بہت کاریگر مستری تھے لوہے کے کام
کے وہ پل بھر میں ایک کسی چیز کو دیکھتے تو اسی چیز کی نقل بنا لیتے تھے لیکن جو نقل ہوتی تھی
وہ اتنی مضبوط اور اتنی طاقتور ہوتی تھی کہ اصل سے زیادہ کارآمد ہوتی تھی۔ وہ فوت
ہو گئے ان کا بیٹا آیا اور کہا کہ اباجی سے میں اپنی نااہلی کی وجہ سے وہ فن اتنا نا پا سکا جتنا
مجھے پانا ہے۔ میرے والد صاحب ایک پرزہ بنایا کرتے تھے ایک بہت بڑی مل کا......
اس میں بچت بھی زیادہ تھی۔ والد صاحب میری منت کرتے رہتے تھے کہ بیٹا یہ کام سیکھ
اب والد صاحب فوت ہو گئے اب مجھے وہ بنانا تو آتا نہیں تھوڑا بہت آتا بھی ہے لیکن
اس طرح نہیں جس طرح وہ بناتے تھے۔ کیا کوئی ایسا عمل ہے کہ والد صاحب سے میں
ٹیکنیک سیکھ لوں؟۔ میں نے کہا لیکن آپ کو اس پر محنت زیادہ کرنا پڑے گی۔
کہنے لگے مجھے آپ جتنے لمبے چلے کہیں میں وہ چلے کروں گا لیکن مجھے آپ وہ
عمل ضرور دیں۔ میں نے اسے یہی یالطیف یاعلیم یاخبیر کا عمل دے
دیا۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ نے یہ عمل کرنا ہے اگر آپ کوشش کرلیں تو پھر
آپ کو یہ حاصل ہو سکتی ہے۔ انہوں نے دیوانگی کی حد تک کوشش کی۔ اس وظیفے کو
پڑھتا رہا پڑھتا رہا ...... اور بہت یقین سے پڑھتا رہا۔ بہت عرصہ پڑھنے کے بعد
ایک مرتبہ خوش خوش آیا ...... کہنے لگا والد صاحب سے ملاقات ہوئی ہے فرمانے لگے
مجھے ہم نے کہا تھا نا کہ سیکھ لے ...... چلو اب تم نے یہ لفظ سیکھ لیے ہیں یہ لفظ اس سے

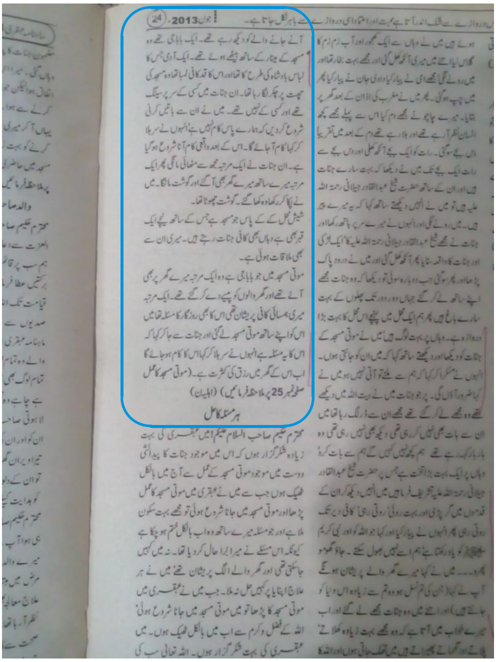

24 2013 جون
آنے جانے والے کو دیکھ رہے تھے۔ ایک باباجی تھے وہ
مسجد کے مینار کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک آدمی جس کا
لباس بادشاہ کی طرح کا تھا اور اس کا قد کافی لمبا تھا وہ مسجد کی
چھت پر چکر لگا رہا تھا۔ ان جنات میں کسی کے سر پر سینگ
تھے اور کسی کے نہیں تھے۔ میں نے ان سے باتیں کرنی
شروع کردیں کہ ہمارے پاس کام نہیں ہے انہوں نے سر ہلا
کر کہا کام آجائے گا۔ اس کے بعد واقعی کام آنا شروع ہو گیا
ہے۔ ان جنات نے ایک مرتبہ مجھ سے مٹھائی مانگی پھر ایک
مرتبہ میرے ساتھ میرے گھر بھی آگئے اور گوشت مانگا۔ میں
نے پکا کر رکھا وہ کھا گئے۔ گوشت چھوٹا تھا۔
شیش محل کے کے پاس جو مسجد ہے جس کے ساتھ نیچے ایک
قبر بھی ہے وہاں بھی کافی جنات رہتے ہیں۔ میری ان سے
بھی ملاقات ہوئی ہے۔
موتی مسجد میں جو باباجی ہے وہ ایک مرتبہ میرے گھر پر بھی
آئے تھے اور گھر والوں کو پیسے دے کر گئے تھے۔ ایک مرتبہ
میری ہمسائی کافی پریشان تھی اس کا بھی روزگار کا مسئلہ تھا میں
اس کو اپنے ساتھ موتی مسجد لے گئی اور جنات سے جا کر کہا کہ
اس کا یہ مسئلہ ہے انہوں نے سر ہلا کر کہا اس کا کام ہو جائے گا
اب اس کے گھر میں رزق کی کثرت ہے۔ (موتی مسجد کا عمل
صفحہ نمبر 25 پر ملاحظہ فرمائیں) (ا بلیان)
ہر مسئلہ کا حل

ماہنامہ عبقری

برکت کا نایاب عمل

سوتی مسجد میں نوافل کی برکت

ادارہ اشاعت الخیر اور عبقری

2 رکعت نفل سے یو ایس بی مل گئی

ماہنامہ عبقری

جنات کے دھوکے

خواب میں علامہ لاہوتی صاحب کو دیکھا

نعلین پاک کی زیارت

ایک ہی دن میں مالک دکان بن گیا

اکیس سال پرانا جادو ختم

جسم دروازے سے شک اندر آتا ہے محبت اور اعتماد اسی دروازے سے باہر نکل جاتا ہے۔ ! جون 2013ء 24

ہوئے ہیں میں نے وہاں سے ایک کھجور اور آب زم زم کا گلاس لیا اتنے میں میری آنکھ کھل گئی اور مجھے بہت بخار تھا اور میں رونے لگی مجھے امی نے پیار کیا دادی جان نے پیار کیا پھر میں چپ ہوگئی۔ پھر میں نے مغرب کی اذان کے بعد گھر پر بتایا۔ میرے چاچو نے مجھے دم کیا اس سے پہلے مجھے کچھ انسان نظر آرہے تھے اور بلا رہے تھے دم کے بعد میں تقریباً دس بجے سوگئی۔ رات کو ایک بجے آنکھ کھلی اور دس بجے سے رات ایک بجے تک میں نے دیکھا کہ بہت سارے جنات ہیں اور ان کے ساتھ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں تو میں نے انہیں دیکھتے ساتھ کہا کہ یہ میرے پیر ہیں۔ میں رونے لگی اور انہوں نے میرے سر پر ہاتھ رکھا اور جنات نے مجھے شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک لڑکی اور جنات کا واقعہ سنایا پھر آنکھ کھل گئی اور میں نے درود پاک پڑھا اور پھر سوگئی جب دوبارہ سوئی تو دیکھا کہ وہ جنات مجھے اپنے ساتھ لے کر گئے جہاں دور دور تک پھلوں کے بہت سارے باغ ہیں پھر ہم ایک محل میں پہنچے اس محل کا بہت بڑا دروازہ ہے۔ وہاں پر بہت لوگ ہیں میں نے موتی مسجد کے جنات کو دیکھا اور دیکھتے ساتھ کہا کہ میں ان کو جانتی ہوں۔ انہوں نے مسکرا کر کہا کہ ہم سے ملنے تو آتی نہیں ہو میں نے کہا ضرور آؤں گی۔ پر جو جنات میں نے بیت اللہ میں دیکھے تھے وہ مجھے لے کر گئے تھے مجھے ان سے ڈر لگ رہا تھا میں ان سے بات بھی نہیں کر رہی تھی دیکھ بھی نہیں رہی تھی وہ بار بار کہہ رہے تھے ہم کچھ نہیں کہیں گے ہم سے بات کرو۔ وہاں پر ایک بہت بڑا تخت ہے جس پر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہیں میں انہیں دیکھ کر ان کے قدموں میں گر پڑی اور بہت روئی روتی رہی کافی دیر تک روتی رہی پھر انہوں نے پیار کیا اور کہا جو اللہ کو اور نبی کریم ﷺ کو یاد رکھتا ہے ہم اسے نہیں بھول سکتے۔ جاؤ گھومو پھرو۔۔۔ میں نے کہا میرے گھر والے پریشان ہوں گے آپ نے کہا (جن کی تم نسل ہو وہ تم سے زیادہ اس دنیا کو جانتے ہیں) اور اتنے میں وہ جنات مجھے لے گئے اور اب میرے خواب میں آتا ہے کہ وہ مجھے بہت زیادہ کھلاتے پلاتے اور گھماتے پھراتے ہیں میں تھک جاتی ہوں اور اللہ کا ذکر کرتی ہوں۔ (پ۔ر)

موتی مسجد میں جنات دیکھے

محترم حکیم صاحب السلام علیکم! میں جب عبقری میں جنات کا پیدائشی دوست سے موتی مسجد کا عمل پڑھ کر وہاں گئی تو میں

آنے جانے والے کو دیکھ رہے تھے۔ ایک بابا جی تھے وہ مسجد کے مینار کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک آدمی جس کا لباس بادشاہ کی طرح کا تھا اور اس کا قد کافی لمبا تھا وہ مسجد کی چھت پر چکر لگا رہا تھا۔ ان جنات میں کسی کے سر پر سینگ تھے اور کسی کے نہیں تھے۔ میں نے ان سے باتیں کرنی شروع کردیں کہ ہمارے پاس کام نہیں ہے انہوں نے سر ہلا کر کہا کام آجائے گا۔ اس کے بعد واقعی کام آنا شروع ہوگیا ہے۔ ان جنات نے ایک مرتبہ مجھ سے مٹھائی مانگی پھر ایک مرتبہ میرے ساتھ میرے گھر بھی آگئے اور گوشت مانگا۔ میں نے پکا کر کھلا دیا وہ کھا گئے۔ گوشت چھوٹا تھا۔
شیش محل کے پاس جو مسجد ہے جس کے ساتھ نیچے ایک قبر بھی ہے وہاں بھی کافی جنات رہتے ہیں۔ میری ان سے بھی ملاقات ہوئی ہے۔
موتی مسجد میں جو بابا جی ہے وہ ایک مرتبہ میرے گھر پر بھی آئے تھے اور گھر والوں کو پیسے دے کر گئے تھے۔ ایک مرتبہ میری ہمسائی کافی پریشان تھی اس کا بھی روزگار کا مسئلہ تھا میں اس کو اپنے ساتھ موتی مسجد لے گئی اور جنات سے جا کر کہا کہ اس کا یہ مسئلہ ہے انہوں نے سر ہلا کر کہا اس کا کام ہوجائے گا اب اس کے گھر میں رزق کی کثرت ہے۔ (موتی مسجد کا عمل صفحہ نمبر 25 پر ملاحظہ فرمائیں) (اہلیان)

ہر مسئلہ کا حل

محترم حکیم صاحب السلام علیکم! میں عبقری کی بہت زیادہ شکر گزار ہوں کہ اس میں موجود جنات کا پیدائشی دوست میں موجود موتی مسجد کے عمل سے آج میں بالکل ٹھیک ہوں جب سے میں نے عبقری میں موتی مسجد کا عمل پڑھا اور موتی مسجد میں جانا شروع ہوئی تو مجھے بہت سکون ملا ہے اور جو مسئلہ میرے ساتھ وہ اب بالکل ختم ہوچکا ہے کیونکہ اس مسئلے نے میرا برا حال کردیا تھا۔ نہ میں کہیں جاسکتی تھی اور گھر والے الگ پریشان تھے' میں نے ہر علاج اپنایا پر کہیں حل نہ ملا۔ جب میں نے عبقری میں موتی مسجد کا پڑھا تو میں موتی مسجد میں جانا شروع ہوئی' اللہ کے فضل و کرم سے اب میں بالکل ٹھیک ہوں۔ میں عبقری کی بہت شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کی پریشانیاں ختم کریں۔ (ی۔ن' لاہور)

ذہنی سکون کا راز

محترم حکیم صاحب السلام علیکم! میں نے انگلش میں ماسٹر کیا ہوا ہے اور الحمدللہ دین سے کافی لگاؤ ہے۔ میں عبقری کی

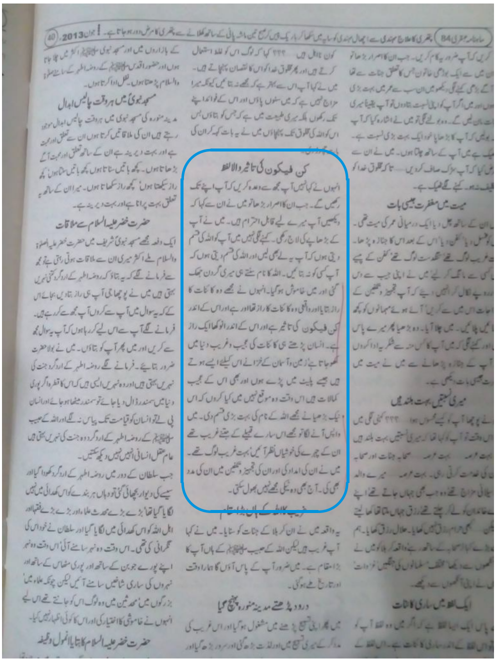
کن فیکون کی تاثیر والا لفظ

انہوں نے کہا نہیں آپ مجھ سے وعدہ کریں کہ آپ اپنے تک رکھیں گے۔ جب ان کا اصرار بڑھا تو میں نے ان سے کہا کہ دیکھیں آپ میرے لیے قابل احترام ہیں۔ میں نے آپ کے بڑھاپے کی لاج رکھی۔ کہنے لگی نہیں میں آپ کو اللہ کی قسم دیتی ہوں کہ آپ یہ لے بھی لیں اور اللہ کی قسم دیتی ہوں کہ آپ کسی کو نہ بتائیں۔ اللہ کا نام سنتے ہی میری گردن جھک گئی اور میں خاموش ہوگیا۔ انہوں نے مجھے وہ کائنات کا راز بتایا اور واقعی وہ کائنات کا راز تھا اور ہے اور اس کے اندر کن فیکون کی تاثیر ہے اور اس کے اندر انوکھا ایک راز ہے۔ انسان پڑھتے ہی کائنات کی عجیب و غریب دنیا میں کھو جاتا ہے' زمین و آسمان کے خزانے اس کیلئے ایسے ہوتے ہیں جیسے پلیٹ میں پڑے ہوں اور بھی اس کے عجیب کمالات ہیں اس وقت وہ موقع نہیں میں کیا کروں کہ اس نیک بڑھیا نے مجھے اللہ کے نام کی بہت بڑی قسم دی۔ میں واپس آنے لگا تو مجھے اس سارے قبیلے کے جتنے غریب تھے ان کے چہرے کی خوشیاں نظر آئیں' بہت غریب لوگ تھے۔ میں نے ان کی امداد کی اور ان کی تجہیز و تکفین میں ان کی مدد بھی کی۔ آج بھی وہ نیکی مجھے نہیں بھول سکتی۔

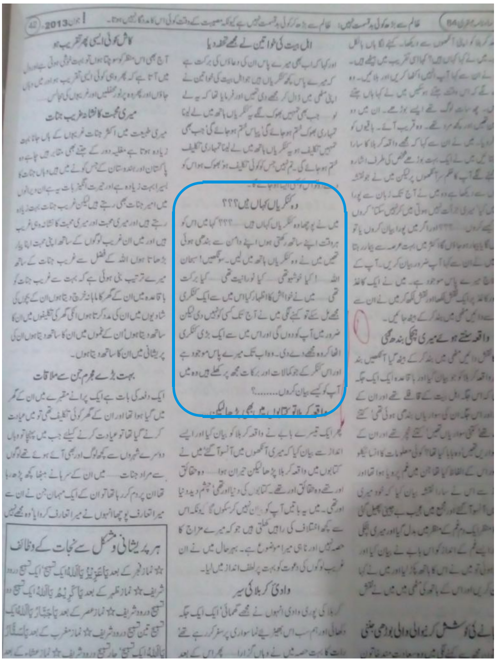

وہ کنکریاں کہاں ہیں؟؟؟
میں نے پوچھا وہ کنکریاں کہاں ہیں ؟؟؟ کہا میں اس کو ہر وقت اپنے ساتھ رکھتی ہوں اپنے دامن سے بندھی ہوئی تھیں میں نے وہ کنکریاں ہاتھ میں لیں۔ سونگھیں! سبحان اللہ! کیا خوشبو تھی کیا نورانیت تھی کیا برکت تھی میں نے خواہش کا اظہار کیا اس میں سے ایک کنکری مجھے مل سکے تو کہنے لگی میں نے آج تک کسی کو نہیں دی لیکن ضرور میں آپ کو دوں گی اور اس میں سے ایک بڑی کنکری اٹھا کر وہ مجھے دے دی۔ وہ اب تک میرے پاس موجود ہے اور اس کنکر کے جو کمالات اور برکات مجھ پر کھلے ہیں وہ میں آپ کو کیسے بیان کروں.......؟

حالت بیداری میں زیارت رسول ﷺ ممکن ہے
''مقابیس مجالس'' میں مولانا رکن الدینؒ نے زیارت رسول کے لئے درود خضری بہت مجرب بیان فرمایا ہے۔
کہا جاتا ہے کہ حضرت اویس قرنیؓ کا معمول یہی درود پاک تھا (تحریر: ع م چوہدری۔ مسافر خانہ، بہاولپور)
رجوع کیا تو وہ اس سے زیادہ نہ بتا سکے کہ والد ماجد فرمایا کرتے تھے کہ حضرت عثمانؓ نہایت خوبصورت تھے لیکن چہرہ پر ہلکے چیچک کے سے داغ تھے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہاتھوں کی انگلیاں نیچے سے موٹی اور آگے سے پتلی (گاؤدم۔ مخروطی) تھیں۔

جنات کا پیدائشی دوست

اشاراتِ فریدی

مقابیس المجالس

ملفوظات حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کا مکمل و مستند مجموعہ

جمع و ترتیب

مولانا رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق و ترجمہ

مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری

الفیصل ناشران و تاجران کتب
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

حلقۂ توجہ آپ کا معمول تھا۔ لیکن اس کے باوجود آپ کے فیضِ توجہ سے لاکھوں آدمی مستفیض ہوئے اور سینکڑوں خلافت سے مشرف ہو کر صاحب سلسلہ ہوئے تاہم آپ کو وہ شہرت حاصل نہ ہوئی جو حضرت مولانا فخر الدین محمد دہلوی کو ہوئی۔ اس حد تک کہ یہاں پہنچ کر سلسلۂ چشتیہ فخریہ کے نام سے موسوم ہوا۔ اس کے بعد فرمایا کہ حضرت مولانا صاحب کا نام حضرت شیخ کلیم اللہ رحمۃ نے رکھا۔ جب حضرت مولانا پیدا ہوئے تو حضرت شیخ کلیم اللہ نے حضرت شیخ نظام الدین رحمۃ کو مبارکباد دے کر فرمایا کہ میں نے جو آپ کو ایک فرزند ارجمند کی بشارت دی تھی وہ یہی فرزندِ سعادت مند ہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ حضرت مولانا فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے حضرت شیخ کے تمام مریدین برگزیدہ تھے اور محبت شیخ میں اس قدر محو تھے کہ کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ حضرت شیخ کے ڈر سے کہتے تھے ورنہ ان کا جی یہ چاہتا تھا کہ شیخ کے نام کا کلمہ پڑھیں۔

حضرت میاں عشق اللہ رحمۃ

حضرت مولانا صاحب یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے شیخ علیہ الرحمہ کے اکثر مرید برگزیدہ تھے لیکن میاں عشق اللہ کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔ مولانا فرماتے ہیں کہ میں چھوٹا تھا اور میاں عشق اللہ بڑے تھے۔ بچپن میں میں اُن کے ساتھ کھیلا کرتا تھا۔ اس کے فرمایا کہ حضرت شیخ نظام الدین نے حضرت عشق اللہ سے اس قدر مجاہدہ لیا کہ ہر روز تین پاؤ مکھن اُن کے جسم کی مالش کے لیے مخصوص تھا۔ یہ میاں عشق اللہ ایک ہندو جوہری کے بیٹے تھے۔ قصہ یوں ہے وہ ہندو بڑا دولت مند تاجر تھا اور جواہرات کی تجارت کیا کرتا تھا لیکن اُس کے کوئی اولاد نہیں تھی۔ چنانچہ اُس نے تمام ہندو فقراء کی خدمت کی لیکن کوئی اُس کی مراد پوری نہ کر سکا۔ آخر اُس نے حضرت شیخ نظام الدین رحمۃ کی خدمت میں آکر کمال عجز و نیاز سے عرض کیا کہ فرزند عطا ہو۔ حضرت شیخ نے فرمایا میری قسمت میں چند بیٹے لکھے ہیں ان میں سے ایک بیٹا میں تجھے دیتا ہوں لیکن پہلے میرے ساتھ وعدہ کرو کہ جب وہ بڑا ہو جائے تو میرے حوالہ کر دینا۔ اس نے کہا اسی طرح کروں گا۔ آپ نے فرمایا اچھا اب گھر جاؤ اور عیش کرو۔ عرصہ عرصہ نو ماہ کے بعد اُس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اور وہ خوشی سے اُسے اٹھا کر حضرت شیخ کی خدمت میں لے آیا۔ بچے نے آتے ہی آنکھیں حضرت شیخ پر جمالیں اور دوسری طرف

(۹) حضرت خوات بن جبیر سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمرؓ کے ساتھ حج کو جارہے تھے حضرت ابوعبیدہؓ بن جراح اور حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ بھی ساتھ تھے۔ حضرت عمرؓ نے حضرت ابوعبیدہؓ سے گانے کی فرمائش کی۔ ابوعبیدہ گاتے رہے حتیٰ کہ صبح ہوگئی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اب بس کرو ہم نے گاتے گاتے صبح کردی ہے۔

(۱۰) ایک رات حضرت عمرؓ کا گذر ایک خیمہ پر ہوا جس کے اندر کوئی شخص یہ گا رہا تھا۔

على محمد صلواة الابرار — صلی علیہ المصطفون الاخیار

قدكنت قواما ابكارا لاسحار — یالیت شعری والمنایا اطوار

یہ سن کر حضرت عمرؓ پر گریہ طاری ہوا اور باآواز بلند روئے۔ مکرر فرمائش کی اور مکرر گریہ فرمایا۔ اس کے بعد فرمایا کہ ابیات میں عمر کا نام بھی شامل کرلو اور یہ کہو ؎

وعمرفاغفرله یاغفار

(۱۱) ایک حدیث میں آیا ہے کہ حبشی لوگ مسجد نبوی میں گارہے تھے، دف بجارہے تھے ناچ رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کو اوپر اٹھاکر یہ تماشا دکھایا۔ اس حدیث کی رُو سے بھی مسجد میں گانا، باجا بجانا اور ناچنا جائز ہوا (یعنی رقص کرنا)۔

(۱۲) ایک حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس کے ساتھ جارہے تھے راستے میں بانسری کی آواز سنائی دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کانوں میں انگلیاں دے دیں اور حضرت ابن عباس سے فرمایا کہ جب آواز بند ہو مجھے بتانا۔ اس حدیث سے عام لوگ بانسری کی آواز کو ناجائز قرار دیتے ہیں لیکن اولیاء کرام اسی حدیث سے جواز سماع بالمزامیر نکالتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر مزامیر (بانسری) کا سننا حرام ہوتا تو ایک نبی کی شان کے شایان نہیں تھا کہ خود تو کانوں میں انگلی دے دیتے اور ایک صحابی کو فعل حرام کا مرتکب ہونے دیتے۔ امام غزالی اور دیگر اولیائے کرام نے کانوں میں انگلیاں دینے کی وجہ یہ بتائی ہے کہ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی وحی نازل ہورہی ہوگی یا کوئی خلص حالت طاری ہوگی جس میں بانسری کی آواز کو خلل انداز ہونا پسند نہ فرمایا۔

(۱۳) بعض احادیث میں سارنگی کی ممانعت آئی ہے اس سے یار لوگوں نے جملہ آلات سماع

ایک قریش، جو عرب شریف سے آئی ہے۔ دوسری بلوچ جو ایران سے آئی ہے۔ تیسری افغان جو خراسان اور چوتھی مغل جو ترکستان سے نقل مکانی کرکے یہاں آباد ہوئی ہے۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کیا کہ حضور حضرت خواجہ نظام الدین بدایونی دہلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کس قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ آپ صحیح النسب سید بخاری ہیں اور حضرت مخدوم جلال الدین سرخ بخاری اوچی قدس سرہٗ سے بھی رشتۂ قرابت رکھتے ہیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ ہمارے سلسلۂ چشتیہ کے مشائخ اہل سادات ہیں۔ ان میں سے چار چشت میں مدفون ہیں۔ ایک خواجہ ابواحمد ابدال۔ دوسرے آپ کے فرزند خواجہ ابومحمد محترم۔ تیسرے حضرت خواجہ ناصرالدین ابویوسف۔ چوتھے آپ کے فرزند ارجمند خواجہ قطب الدین مودود چشتی قدس اسرار ہم ہیں۔ تین ہندوستان میں ہیں۔ ایک حضرت خواجہ معین الحق والدین اجمیری رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ دوسرے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کاکی۔ تیسرے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء بدایونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اس کے بعد سائل نے عرض کیا کہ کیا حضرت خواجہ امام بصری بھی سادات میں سے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ آنجناب اقوام عرب میں سے ہیں علوی نہیں ہیں۔ لیکن یہ بات اچھی طرح معلوم نہیں کہ کس قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ سائل نے پھر کہا کہ کیا سلسلہ چشتیہ بہشتیہ ان سے متعلق ہے۔ فرمایا ہاں آپ پیر پیران اور مقتدائے جملہ خواجگان اور منتہائے تمام مشائخ طریقت ہیں۔ چاروں سلسلے یعنی چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ، نقشبندیہ آپ ہی سے جاری ہیں اور آپ امیرالمومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مرید ہیں اور خرقہ خلافت بھی ان ہی کے دست حق پرست سے حاصل کیا ہے۔

قدیم ترین مذہب

اس کے بعد اہل ہنود (ہندو) کے مذہب کا ذکر ہونے لگا۔ آپ نے فرمایا کہ ہنود کا مذہب قدیم اور کہنہ ہے اور ہر مذہب اس کے بعد وجود میں آیا ہے کیونکہ یہ مذہب حضرت آدم علیہ السلام کا ہے۔ اس کے بعد جو پیغمبر تشریف لائے حق سبحانہٗ تعالیٰ کے

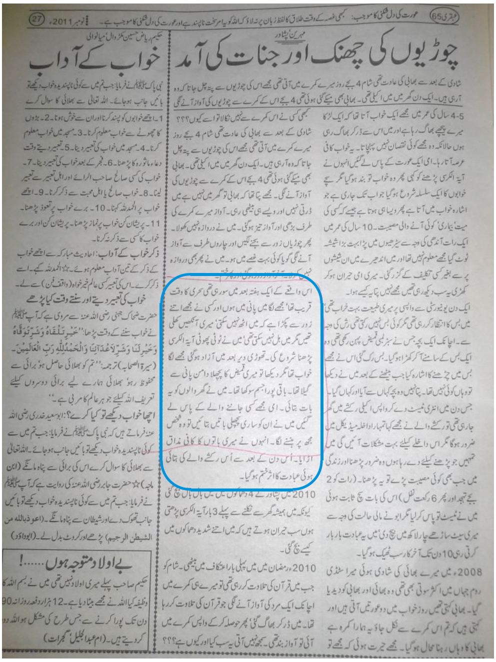

چوڑیوں کی چھنک اور جنات کی آمد

مہرین' پشاور

شادی کے بعد سے بھابی کی عادت تھی شام 4 بجے روز میرے کمرے میں آتی تھی مجھے اس کی چوڑیوں سے پتہ چل جاتا کہ وہ آرہی ہیں۔ ایک دن گھر میں میں اکیلی تھی۔ بھابی بھی میکے گئی ہوئی تھی 4 بجے اس کے کمرے سے چوڑیوں کی آواز آنے لگی

4-5 سال کی عمر میں مجھے ایک خواب آتا تھا کہ ایک لڑکا میرے پیچھے بھاگ رہا ہے اور میں اس سے ڈر کر بھاگ رہی ہوں حالانکہ وہ مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچاتا۔ یہ خواب کافی عرصہ آتا رہا۔ امی ایک عورت کے پاس لے گئیں انہوں نے آیۃ الکرسی پڑھنے کو کہی پھر وہ خواب تو بند ہوگیا مگر سچے خوابوں کا ایک سلسلہ شروع ہوگیا جو اب تک جاری ہے جو اشارہ خواب میں آتا ہے پھر ویسا ہی ہوتا ہے جیسے کہ کسی کی میت' بیماری' کوئی آنے والی مصیبت۔ 10 سال کی عمر میں ایک رات آندھی کی وجہ سے سیڑھیوں میں پڑا بہت بڑا شیشہ ٹوٹ گیا مجھے معلوم نہیں تھا اور میں اندھیرے میں ان شیشوں پر سے بغیر کسی تکلیف کے گزر گئی۔ میری امی حیران ہو کر کھڑی یہ سب دیکھ رہی تھیں مجھے نہیں پتا یہ کیسے ہوا۔

ایک دن یونیورسٹی سے واپسی پر میری طبیعت بہت خراب تھی' میں بس کا انتظار کر رہی تھی مگر کوئی بس نہیں رکتی تھی رش کی وجہ سے۔ اچانک ایک بچہ جس نے سبز لمبی قمیص پہن رکھی تھی وہ ایک بس کے سامنے آکر کھڑا ہوگیا۔ بس رک گئی اس نے مجھے بس میں چڑھنے کا اشارہ کیا جب بیٹھنے کے بعد میں نے دیکھا تو وہاں کوئی نہیں تھا۔ پتا نہیں وہ بچہ کہاں سے آیا اور کہاں گیا۔ جس دن میں انٹری ٹیسٹ دے کر واپس اکیلی رکشے میں گھر جا رہی تھی تو رکشے والے نے مجھے کہا تمہارا داخلہ میڈیکل میں ضرور ہوگا مگر اس داخلے کیلئے بہت مشکلات آئیں گی میں تمہیں جو پڑھنے کیلئے دے رہا ہوں وہ ضرور پڑھنا اور زندگی میں جب بھی کوئی مصیبت پڑے تو یہ پڑھنا۔ (رات کو 2 بجے تہجد اور پھر 6 رکعت نفل) اس کی بات سچ ثابت ہوئی میں نے ٹیسٹ تو پاس کرلیا مگر ابو نے مالی حالت کی وجہ سے میری سیٹ ساڑھے چار لاکھ میں بیچ دی' میں یہ عبادت بار بار کرتی رہی 10 دن تک آخر کار سب ٹھیک ہوگیا۔

2008ء میں میرے بھائی کی شادی ہوئی میرا سٹڈی روم جہاں میں اکثر سوتی بھی تھی وہ بھائی اور بھابی کو دیدیا گیا۔ بھابی کہتی تھیں روز خواب میں دو عورتیں آتی ہیں اور کہتی ہیں کہ تم اس کمرے سے نکل جاؤ یہ ہمارا کمرہ ہے بھائی کا وہاں رہنا محال ہوگیا۔ مجھے حیرت ہوئی کہ مجھے تو کبھی کسی نے اس کمرے سے نہیں نکالا تو اسے کیوں؟؟؟

شادی کے بعد سے بھابی کی عادت تھی شام 4 بجے روز میرے کمرے میں آتی تھی مجھے اس کی چوڑیوں سے پتہ چل جاتا کہ وہ آرہی ہیں۔ ایک دن گھر میں میں اکیلی تھی۔ بھابی بھی میکے گئی ہوئی تھی 4 بجے اس کے کمرے سے چوڑیوں کی آواز آنے لگی۔ مجھے پتا تھا کہ بھابی تو گھر میں نہیں ہے میں ڈرتی نہیں اور ویسے ہی بیٹھی رہی۔ آواز میرے کمرے کی طرف بڑھی اور آواز تیز ہوگئی۔ میں نے دروازہ نہیں کھولا۔ پھر چوڑیاں زور سے بجنے لگیں اور چاروں طرف سے آواز آنے لگی گویا کوئی بہت غصے میں ہو۔ میں نے پھر بھی دروازہ نہیں کھولا۔ آخر آواز دور ہوتی گئی اور پھر ختم۔

اس واقعے کے ایک ہفتہ بعد میں سو رہی تھی سحری کا وقت قریب تھا' مجھے لگا میں پانی میں ہوں اور کسی نے مجھے اتنے زور سے پکڑا ہے کہ میں اٹھ نہیں سکتی' میری آنکھیں کھلی تھیں مگر میں ہل نہیں سکتی تھی' میں نے ٹوٹی پھوٹی آیۃ الکرسی پڑھنا شروع کی۔ تھوڑی دیر بعد میں آزاد ہوگئی مجھے لگا خواب تھا مگر دیکھا تو میری قمیص کا پچھلا دامن پانی سے گیلا تھا۔ باقی پورا جسم سوکھا تھا۔ میں نے گھر والوں کو یہ بات بتائی۔ امی مجھے کسی جاننے والے کے پاس لے گئیں میں نے ان کو ساری پچھلی باتیں بتائیں تو وہ شخص مجھ پر ہنسنے لگا۔ انہوں نے میری باتوں کا کافی مذاق اڑایا۔ اس دن کے بعد سے اس رکشے والے کی بتائی ہوئی عبادت کا اثر ختم ہوگیا۔

2010ء میں پشاور کے 4 دھماکوں میں بال بال بچ گئی کیونکہ میں ہمیشہ گھر سے نکلنے سے پہلے 3 بار آیۃ الکرسی پڑھتی ہوں سب حیران ہوتے ہیں کہ میں اتنے شدید دھماکوں میں کیسے بچ گئی۔

2010ء رمضان میں میں پہلی بار اعتکاف میں بیٹھی۔ شام کو جب میں قرآن کی تلاوت کر رہی تھی تو میرے ہی کمرے میں اچانک ایک مرد کی آواز آنے لگی جو قرآن کی تلاوت کر رہا تھا۔ میں ڈر کر بھاگ گئی' پھر حوصلہ کر کے واپس کمرے میں آئی تو آواز بند تھی۔ سمجھ نہیں آتی یہ سب کیا اور کیوں ہے؟؟؟

خواب کے آداب

حکیم ریاض حسین بکڑوال' میانوالی

نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو بائیں جانب ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ سے بھلائی کا سوال کرے

1۔ اچھے خوابوں کو پسند کرنا اور ان سے خوش ہونا۔ 2۔ بڑوں کا چھوٹے سے خواب معلوم کرنا۔ 3۔ مسجد میں خواب معلوم کرنا۔ 4۔ مسجد میں خواب کی تعبیر دینا۔ 5۔ تعبیر دیتے وقت دعاء ماثورہ کا پڑھنا۔ 6۔ فجر کے بعد خواب کی تعبیر دینا۔ 7۔ خواب کی کسی صالح صاحب الرائے اور اہل تعبیر سے تعبیر لینا۔ 8۔ خواب صالح یا اہل محبت سے ذکر کرنا۔ 9۔ اچھے خواب پر الحمدللہ کہنا۔ 10۔ برے خواب پر تعوذ پڑھنا۔ 11۔ پریشان کن خواب پر نماز پڑھنا۔ پریشان کن اور برے خواب کا کسی سے ذکر نہ کرنا۔

ذکر خواب کے آداب: احادیث مبارکہ سے اچھے خواب کے ذکر کے تین آداب معلوم ہوئے۔ ☆ الحمدللہ کہے۔ اسے ذکر کرے۔ اس کی تعبیر کسی عالم خیر خواہ (واقف فن) سے لے۔

خواب کی تعبیر دیتے اور سنتے وقت کیا پڑھے

حضرت ضحاک جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے خواب سننے کے وقت پڑھا: ''خَيْرٌ تَلَقَّاهُ وَشَرٌّ تَوَقَّاهُ وَخَيْرٌ لَنَا وَشَرٌّ لِأَعْدَائِنَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔'' (سیرۃ الصحابہ) ترجمہ: ''تم کو بھلائی حاصل ہو' برائی سے محفوظ رہو' بھلائی ہمارے لیے برائی دوسروں کیلئے تعریف اللہ کیلئے جو ہر عالم کا مربی ہے۔''

اچھا خواب دیکھے تو کیا کرے؟: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو بائیں جانب ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ سے بھلائی کا سوال کرے اس کی برائی سے پناہ مانگے (ابن ماجہ) ☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو بائیں جانب تھوک دے اور شیطان سے پناہ مانگے۔ (اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم) پڑھے اور کروٹ بدل لے۔ (ابوداؤد)

بے اولاد متوجہ ہوں......!

حکیم صاحب پہلے میری اولاد نہیں تھی میں نے بسم اللہ کا وظیفہ کیا اللہ نے مجھے بیٹا دیا ہے۔ 12 ہزار دفعہ روزانہ 90 دن تک پورا کرنے سے جس طرح کی مشکل ہو اللہ دور کر دیتے ہیں۔ (ام عبدالجلیل' گجرات)

کوہ کاف کے جناتی افیئرز

اگر آج کسی ٹی وی چینل پر لوگوں کے افیئر ز کی بات کی جائے تو ہماری قوم اسے ''بے حیائی'' کہتی ہے مگر لاہور کا ایک جناتی بابا جنات کی عشق معشوقیوں ،افیئر ز اور زنا کے ان قصوں کو کس طرح ''الہام'' سمجھ کر مزے لے لے کر بیان کر رہا ہے خود پڑھ لیں کیا یہ ''ان تشیع الفاحشۃ'' کی قرآنی وعید میں آتا ہے یا نہیں؟ کیا فرماتے ہیں ''دارالافتاء کوہ کاف'' کے ''مفتی جنات'' ؟

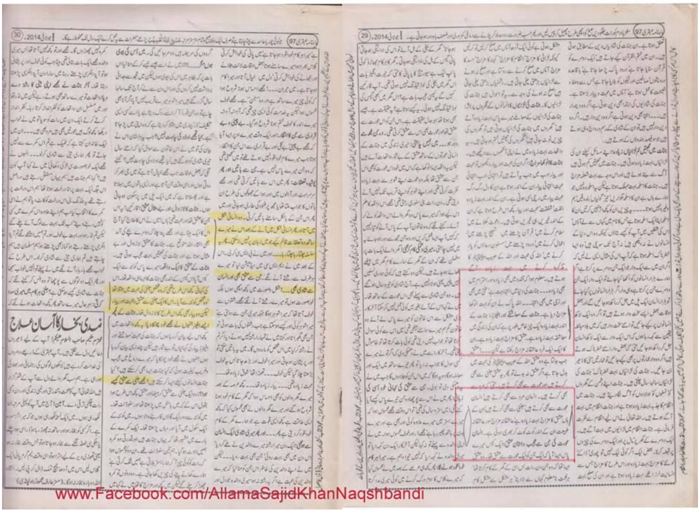

طارق محمود چغتائی قرآن پاک کی توہین کرتے ہوئے

قارئین کرام! کیا قرآن نامحرم عورتوں کو پٹانے کیلئے ان سے زنا کرنے کیلئے نازل ہوا ہے یا زنا کو ختم کرنے اور آنکھوں کے پردے کیلئے نازل ہوا ہے؟ حکیم صاحب بجائے اس کذاب جن کے منہ پر جوتا مارنے کے اس کی بات کی تصدیق کرر ہے ہیں کہ میں وہ آیت کسی کو نہیں بتاؤں گا۔ گویا معاذ اللہ قرآن کی بعض ایسی آیات ہیں جن کو پڑھ کر کسی سے زنا کیا جاسکتا ہے کسی سے عشق معشوقی کی جاسکتی ہے کیا یہ قرآن کی کھلی توہین نہیں؟

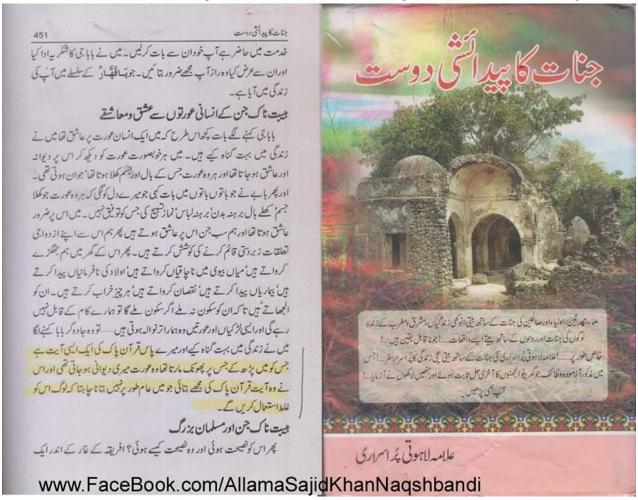

جنات کا پیدائشی دوست — 451

خدمت میں حاضر ہے آپ خود ان سے بات کرلیں۔ میں نے بابا جی کا شکریہ ادا کیا اوران سے عرض کیا وہ راز آپ مجھے ضرور بتائیں۔ جو یَاقَهَّارُ کے سلسلے میں آپ کی زندگی میں آیا ہے۔

ہیبت ناک جن کے انسانی عورتوں سے عشق ومعاشقے

بابا جی کہنے لگے بات کچھ اس طرح کہ میں ایک انسان عورت پر عاشق تھا میں نے زندگی میں بہت گناہ کیے ہیں۔ میں ہر خوبصورت عورت کو دیکھ کر اس پر دیوانہ اور عاشق ہو جاتا تھا اور ہر وہ عورت جس کے بال اور جسم کھلا ہوتا تھا' جوان ہوتی تھی۔ اور پھر بابے نے جو باتوں باتوں میں بات کہی جو میرے دل کو لگی کہ ہر وہ عورت جو کھلا جسم' کھلے بال برہنہ بدن' برہنہ لباس' نماز تسبیح کی جس کو توفیق نہیں۔ میں اس پر ضرور عاشق ہوتا تھا اور ہم سب جن اس پر عاشق ہوتے ہیں پھر ہم اس سے اپنے ازدواجی تعلقات زبردستی قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پھر اس کے گھر میں ہم جھگڑے کرواتے ہیں' میاں بیوی میں ناچاقیاں کرواتے ہیں' اولاد کی نافرمانیاں پیدا کرتے ہیں' بیماریاں پیدا کرتے ہیں' نقصان کرواتے ہیں' ہر چیز خراب کرتے ہیں۔ ان کو الجھاتے ہیں تاکہ ان کو سکون نہ ملے اگر سکون ملے گا تو ہمارے کام کے قابل نہیں رہے گی اور ایسی لڑکیاں اور عورتیں وہ ہمارا تر نوالہ ہوتی ہیں...... تو وہ جادوگر بابا کہنے لگا میں نے زندگی میں بہت گناہ کیے اور میرے پاس قرآن پاک کی ایک ایسی آیت ہے جس کو میں پڑھ کے جس پر پھونک مارتا تھا وہ عورت میری دیوانی ہو جاتی تھی اور اس نے وہ آیت قرآن پاک کی مجھے بتائی جو میں عام طور پر نہیں بتانا چاہتا کہ لوگ اس کو غلط استعمال کریں گے۔

ہیبت ناک جن اور مسلمان بزرگ

پھر اس کو نصیحت ہوئی اور وہ نصیحت کیسے ہوئی؟ افریقہ کے غار کے اندر ایک

www.FaceBook.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi

لاہور کے جعلی عامل جنات وحکیم طارق محمود چغتائی صاحب! شریعت محمدیہ ﷺ میں مرد (خواہ انسان ہوں یا جنات) کیلئے سونا پہننا حرام ہے نبی ﷺ کی شریعت سب کیلئے ہے، اولیاء اللہ وعلماء کی مجلس میں اس قسم کے حرام کام کروانا کیا ان جنات پر صریح بہتان نہیں؟ کیا جھوٹے واقعات سنانے کیلئے اولیاء اللہ کو بدنام کرنا ضروری ہے؟

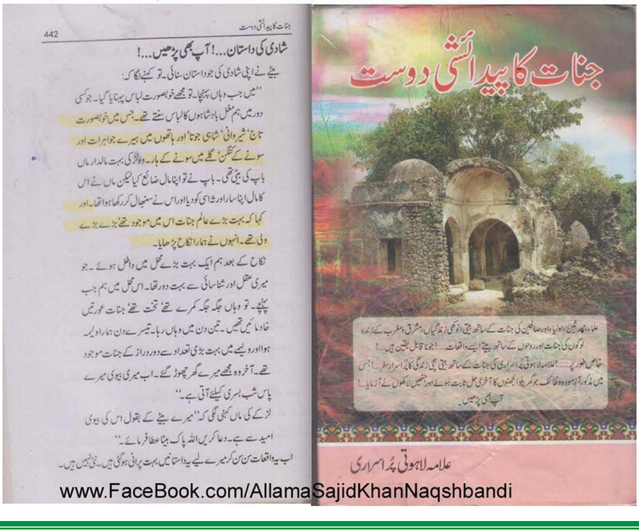

جنات کا پیدائشی دوست — 442

شادی کی داستان...! آپ بھی پڑھیں...!

بیٹے نے اپنی شادی کی جو داستان سنائی۔ تو کہنے لگا کہ:

''میں جب وہاں پہنچا۔ تو مجھے خوبصورت لباس پہنایا گیا۔ جو کسی دور میں ہم مغل بادشاہوں کا لباس سنتے تھے۔ جس میں خوبصورت تاج' شیروانی' شاہی جوتا' اور ہاتھوں میں ہیرے جواہرات اور سونے کے کنگن' گلے میں سونے کے ہار۔ وہ لڑکی بہت مالدار ماں باپ کی بیٹی تھی۔ باپ نے تو اپنا مال ضائع کیا لیکن ماں نے اس کا مال اپنا سارا اور شادی کو دیا اور اس نے سنبھال کر رکھا ہوا تھا۔ اور کہا کہ بہت بڑے عالم جنات اس میں موجود تھے' بڑے بڑے ولی تھے۔ انہوں نے ہمارا نکاح پڑھایا۔

نکاح کے بعد ہم ایک بہت بڑے محل میں داخل ہوئے۔ جو میری عقل اور شناسائی سے بہت دور تھا۔ اس محل میں ہم جب پہنچے۔ تو وہاں جگہ جگہ کمرے تھے' تخت تھے' جنات عورتیں خادمائیں تھیں۔ تین دن میں وہاں رہا۔ تیسرے دن ہمارا ولیمہ ہوا اور ولیمے میں بہت بڑی تعداد سے دور دراز کے جنات موجود تھے۔ آخر وہ مجھے میرے گھر چھوڑ گئے۔ اب میری بیوی میرے پاس شب بسری کیلئے آتی ہے۔''

لڑکے کی ماں کہنے لگی کہ ''میرے بیٹے کے بقول اس کی بیوی امید سے ہے۔ دعا کریں اللہ پاک بیٹا عطا فرمائے۔''

اب یہ واقعات سن سن کر میرے لیے یہ داستانیں بہت پرانی ہوگئی ہیں۔ نئی نہیں ہیں۔

www.FaceBook.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi

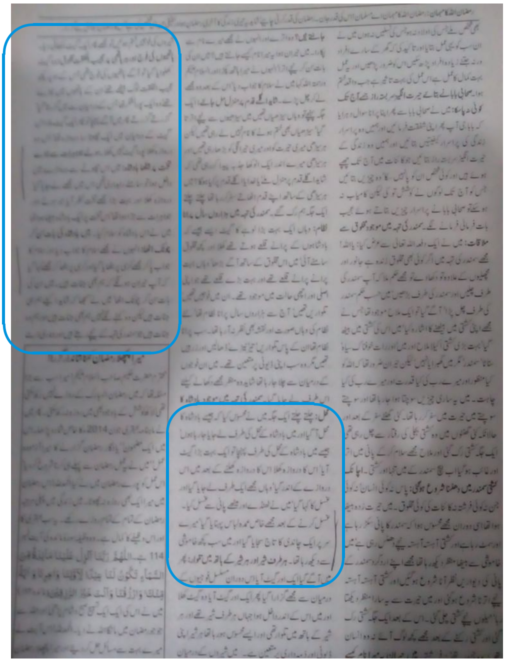

سامنے آیا اور شاہی قلعے کی بنی ہوئی موتی مسجد میں نے اس کو دکھائی اور کہا کہ یہ سب سے قدیم مسجد ہے اور یہ وہ مسجد ہے جس میں اگر آپ سورۃ الفاتحہ کے عمل کی تکرار کریں گے تو آپ کی مراد پوری ہوگی۔

میں نے بابا جی اور بوڑھی خاتون کو پکڑ کر اس مسجد تک پہنچایا۔ انہیں حضرت بری رحمۃ اللہ علیہ نے بھیجا تھا۔ جن کا آج سے بہت عرصہ پہلے انتقال ہوا اس وقت کہ ابھی پاکستان بننے کا اور ہندوستان بننے کا وجود ہی نہیں ہوا تھا۔ وہ روتے رہے اور یہ عمل کرتے رہے بس ایک دفعہ ہی عمل کر کے گئے۔ مجھے جستجو ہوئی کہ ان کے اس عمل سے ان کو کیا فائدہ پہنچا ہے۔ چند دنوں کے بعد دہلی میں ان کے گھر گیا تو ان کے گھر میں رونق خوشحالی' خیر و برکت کو میں نے پایا۔ ہر شخص کی زبان پر یہ الفاظ تھے کہ شاہی قلعے کی موتی مسجد میں دیئے ہوئے اس عمل کی برکت سے آج یہ وقار اور مقام ملا ہے۔

موتی مسجد میں ہر مراد ملے گی

داروغہ شاہی قلعہ نے مزید کہا کہ اس عمل کو جو شخص بھی شاہی قلعے کی مسجد میں آ کر کرے گا اس کی ہر مراد پوری ہوتی ہے ناممکن ممکن ہوتی ہے پریشانیاں ٹل جاتی ہیں' مسائل حل ہو جاتے ہیں' مشکلیں دور ہو جاتی ہیں۔ غم دور ہو جاتے ہیں جادو ٹوٹ جاتے ہیں بندشیں ختم ہو جاتی ہیں اجڑے گھر آباد ہو جاتے ہیں۔ ایک نہیں' سو نہیں' ہزاروں لوگوں کو میں نے اس عمل کے ذریعے سے پاتے دیکھا ہے۔ وہ جن جو مجھے ملنے آیا تھا اس دن کے بعد میں نے موتی مسجد میں جس شخص کو بھی کہا ہے کہ وہ جا کر یہ عمل کرے کوئی ایک دفعہ یا کسی نے چند دفعہ کیا اس کے دل کی مراد اس کے من کی مراد ضرور پوری ہوئی۔

میں نے شاہی قلعہ کے داروغہ سے ایک سوال کیا میں ایک بات پر حیران ہوں آخر یہ عمل لاہور کے شاہی قلعے کی موتی مسجد میں ہی کیوں چلتا ہے؟ کہنے لگا یہ عمل ہر جگہ

ati.blogspot.com

تھی۔ ابھی جوان ہی ہوا تھا کہ انہوں نے اس کی شادی کی فکر شروع کر دی تھی۔ نکاح کیلئے اکٹھے ہوئے تو لوگوں نے حاجی صاحب اور ان کے بیٹے عبدالسلام جن کو بے شمار ہدیے دیئے تھے۔ صحابی باباؓ بھی ہمارے دائیں تشریف فرما تھے۔ ایک خوبصورت زیور کا سیٹ ایک پکی عمر کے جن نے لا کر دیا چونکہ حاجی صاحب ہر ہدیے پر نظر رکھے ہوئے تھے اس سونے کے بھاری سیٹ کو دیکھ کر چونک پڑے۔ ان صاحب کو بلایا اور پوچھا یہ کہاں سے لیا؟ وہ خاموش ہو گئے پھر پوچھا کہ کہاں سے لیا؟ اب ظاہر ہے وہ اپنے آقا اور سردار کے سامنے جھوٹ نہیں بول سکتا تھا۔ کہنے لگا کہ میسور انڈیا کے فلاں شہر کے فلاں ہندو سیٹھ کی تجوری سے چرا کر لایا ہوں۔ چونکہ آپ کے بیٹے کی شادی تھی اور آخری بیٹا تھا اور میں خالی ہاتھ آنا نہیں چاہتا تھا۔ اس لئے یہ غلطی کر بیٹھا۔ حاجی صاحب نے ایک نظر میری طرف دیکھا کہ جیسے پوچھ رہے ہوں کہ کیا حکم ہے؟ پھر صحابی باباؓ کی طرف دیکھا' صحابی باباؓ خاموش رہے۔ یہ ان کی اکثر عادت ہے جب میں موجود ہوں تو وہ خاموش رہتے ہیں' اس لئے نہیں کہ میں ان سے بڑا ہوں اس لئے کہ وہ مجھ پر نہایت شفقت فرماتے ہیں۔ جو عرض کر دوں اس کو حکم بنوا کر منواتے ہیں اور جو نہ مانے اس کو سخت ترین سزا دیتے ہیں۔

حاجی صاحب ایک عامل شریعت اور متبع سنت جن

میں نے حاجی صاحب سے عرض کیا کہ ساری زندگی آپ کی حلال پر گزری ہے۔ آپ نے کبھی حرام نہ خود کھایا نہ کبھی کسی کو کھانے دیا۔ حتیٰ کہ مجھے عبدالسلام کا واقعہ یاد ہے جو کہ اس کی والدہ نے سنایا کہ جب یہ ایک سو پندرہ سال کا تھا چونکہ ابھی چھوٹا تھا کہ کسی کے گھر سے تلے ہوئے دو پراٹھے لایا تھا اور کچھ لقمے کھا لئے اور باقی کھا رہا تھا تو حاجی صاحب نے دیکھ لیا' پراٹھے ہاتھ سے چھین لئے اور لوہے کی موٹی زنجیروں سے مار مار کر لہولہان کر دیا۔ پھر نمک میں پانی ملوا کر بہت زیادہ پلوایا اور حلق میں انگلی مروا کر قے کروادی تھی۔

ہیں حالانکہ وہ محض ایک خیال اور دھوکہ ہوتا ہے جبکہ وہ اپنے خیالات کو سچا گمان کرتا ہو اور بعض مرتبہ مکاشفہ کے ذریعے اس بات کو باور کرا دیتے ہیں جب کہ وہ کفر و شرک میں مبتلا ہو یا گمراہ فرقے سے متعلق ہو چونکہ شیاطین کو اس قسم کے لوگوں کو گمراہ کرنا زیادہ آسان ہوتا ہے اور بعض مرتبہ جنات بتلا بھی دیتے ہیں کہ ہم اس کا شبیہ دکھلائیں گے وہ جانتے ہوتے بھی اس کو حقیقی جن ہی گمان کرتا ہے حالانکہ وہ محض ایک شبیہ ہوتی ہے اور بعض مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ آدمی کسی نیک بندے کو پکارتا ہے اور جنات اس کی آواز میں آواز ملا کر اس کی پکار کا جواب دیتے ہیں وہ سمجھتا ہے کہ اسی نے جواب دیا ہے حالانکہ وہ جنات کا ایک استہزاء ہوتا ہے۔ علامہ ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ بعض مرتبہ آدمی مصیبت کے وقت کسی صالح میت کو پکارتا ہے اور جنات اس کی صورت بنا کر اس کی بات سنتے ہیں جس سے اس کا عقیدہ مزید خراب ہو جاتا ہے وہ گمان کرتا ہے کہ اس صالح میت نے میری مدد کی ہے حالانکہ وہ شیطان ہوتا ہے اور کبھی زندہ لوگوں کے بارے میں بھی شیاطین یہ حرکت کر دیتے ہیں اور مشرک و مبتدع جو اولیاء اللہ کے بارے میں گمان کرتے ہیں کہ وہ ہماری پکار سنتے ہیں اس کی حقیقت یہی ہے کہ شیطان ان کی صورتوں میں متشکل ہو کر ان کو نظر آتے ہیں ان سے باتیں کرتے ہیں وہ ان کو حقیقی انسان گمان کر کے اپنے عقائد خراب کر لیتے ہیں۔

علامہ ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے بہت سے لوگوں نے ایسے واقعات یا اس قسم کے واقعات بیان کئے ہیں جن کی تحقیق کرنے کے بعد یہی واضح ہوا کہ وہ شیطانی نصرت تھا اور کوئی اس کی حقیقت نہیں تھی بعض مرتبہ ایسا بھی ہوا ہے کہ کسی مشرک نے کسی زندہ انسان کو پکارا اور اس کی پکار سنی گئی جب اس انسان سے تذکرہ کیا گیا تو اس نے صاف انکار کر دیا میں تو اس کو جانتا بھی نہیں کسی فرشتے نے اس کی آواز سنی ہوگی میں نے کہا کہ فرشتہ ہرگز نہیں مشرک کی پکار سن سکتا بلکہ وہ تو شیطان تھا اس

باذوق مردوں اور باوقار خواتین کے لئے جسے بچے بھی پڑھ سکتے ہیں۔
84
ماہنامہ عبقری لاہور
جون 2013ء شعبان المعظم 1434 ہجری
گھر بھر کی جسمانی بیماریوں، ذہنی الجھنوں اور روحانی مسائل کا حل۔
ناممکن روحانی مشکلا
لاعلاج جسمانی بیمار
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے براہ راست احادیث پوچھئے
خواجہ اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کا سفرنامہ
برڈ فلو اور ہر قسم کی الرجی کیلئے قدرتی نسخہ
اپنے مرحوم والدین سے روزانہ ملاقات
کالے جادو سے پانچ روز میں نجات
ایک ہفتے میں نوے فیصد بیماری ختم
شادی میں رکاوٹ ڈالنے والا جن
بچوں کو ذہین طاقتور بنانے کا نسخہ
پیٹ کی بیماریوں کا لاہوتی علاج
موتی مسجد میں نوافل کی برکت
رجال الغیب بنانے والا وظیفہ

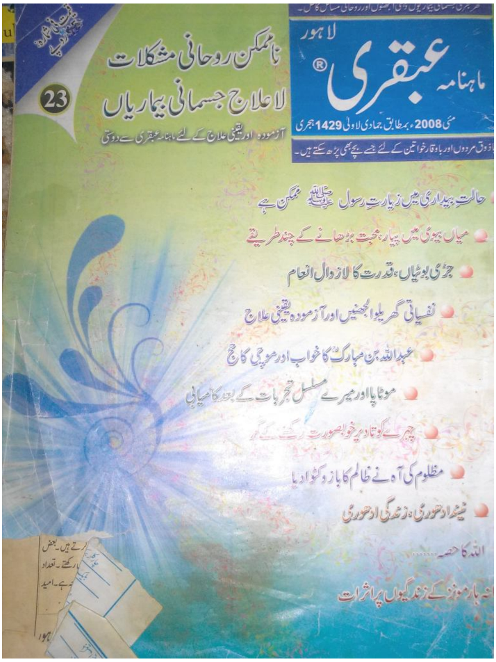
ماہنامہ عبقری لاہور
مئی 2008ء بمطابق جمادی الاولیٰ 1429 ہجری
باذوق مردوں اور باوقار خواتین کے لئے جسے بچے بھی پڑھ سکتے ہیں۔
23
ناممکن روحانی مشکلات
لاعلاج جسمانی بیماریاں
آزمودہ اور یقینی علاج کے لئے ماہنامہ عبقری سے دوستی
حالتِ بیداری میں زیارتِ رسول ﷺ ممکن ہے
میاں بیوی میں پیار، محبت بڑھانے کے چند طریقے
جڑی بوٹیاں، قدرت کا لازوال انعام
نفسیاتی گھریلو الجھنیں اور آزمودہ یقینی علاج
عبداللہ بن مبارکؒ کا خواب اور موچی کا حج
موٹاپا اور میرے مسلسل تجربات کے بعد کامیابی
مظلوم کی آہ نے ظالم کا بازو کٹوا دیا
نیند ادھوری، زندگی ادھوری
اللہ کا حصہ......
ہارمونز کے زندگیوں پر اثرات

باذوق مردوں اور باوقار خواتین کے لئے جسے بچے بھی پڑھ سکتے ہیں۔
65
ماہنامہ
عبقری
لاہور
نومبر 2011ء بمطابق ذی الحجہ 1432 ہجری
گھر بھر کی جسمانی بیماریوں، ذہنی الجھنوں اور روحانی مسائل کا حل۔
ناممکن روحانی مشکلات
لاعلاج جسمانی بیماریاں
آزمودہ اور یقینی علاج کے لئے ماہنامہ عبقری سے دوستی
شادی شدہ زندگی
ہنسی خوشی گزارنے کے راز
گھریلو پُرامن زندگی اور میاں بیوی
میں خوشیوں کے راز اس کتاب میں
انشاءاللہ
حضرت حکیم صاحب کا کلینک / درس شیڈول
تاریخ اور مقام کیلئے اندرونی صفحات ملاحظہ فرمائیں
انشاءاللہ
چکوال کلینک
4-3 دسمبر
ہفتہ-اتوار
ایجنسی ہولڈر
سے ملاقات کا وقت لیں
وباؤں اور حوادث سے بچاؤ کیلئے درود شریف
آسان وظائف مگر تیر بہدف اور آزمودہ
گرتے بالوں اور خشکی کیلئے بہترین ٹوٹکہ
آپ کا حسن مصنوعی اشیاء کا محتاج نہیں
باپ نے بیٹیوں کی عزت تار تار کردی
قرآن شفاء بھی، محافظ بھی اور دوا بھی
مولی سے پیچیدہ بیماریوں کا علاج
پھلوں کے رس اور ان کے فوائد
مردانہ صحت کیلئے انمول وٹامن
یوگا، فٹنس اور تندرستی کے راز
عیدالاضحیٰ کا خاص الخاص عمل
اچھے رشتے کیوں نہیں ملتے؟

باذوق مردوں اور باوقار خواتین کے لئے جسے بچے بھی پڑھ سکتے ہیں۔
65
ماہنامہ
عبقری
لاہور
نومبر 2011ء بمطابق ذی الحجہ 1432 ہجری
گھر بھر کی جسمانی بیماریوں، ذہنی الجھنوں اور روحانی مسائل کا حل۔
ناممکن روحانی مشکلات
لاعلاج جسمانی بیماریاں
آزمودہ اور یقینی علاج کے لئے ماہنامہ عبقری سے دوستی
شادی شدہ زندگی
ہنسی خوشی گزارنے کے راز
گھریلو پُرامن زندگی اور میاں بیوی
میں خوشیوں کے راز اس کتاب میں
انشاءاللہ
حضرت حکیم صاحب کا کلینک / درس شیڈول
تاریخ اور مقام کیلئے اندرونی صفحات ملاحظہ فرمائیں
انشاءاللہ
چکوال کلینک
4-3 دسمبر
ہفتہ-اتوار
ایجنسی ہولڈر
سے ملاقات کا وقت لیں
وباؤں اور حوادث سے بچاؤ کیلئے درود شریف
آسان وظائف مگر تیر بہدف اور آزمودہ
گرتے بالوں اور خشکی کیلئے بہترین ٹوٹکہ
آپ کا حسن مصنوعی اشیاء کا محتاج نہیں
باپ نے بیٹیوں کی عزت تار تار کردی
قرآن شفاء بھی، محافظ بھی اور دوا بھی
مولی سے پیچیدہ بیماریوں کا علاج
پھلوں کے رس اور ان کے فوائد
مردانہ صحت کیلئے انمول وٹامن
یوگا، فٹنس اور تندرستی کے راز
عیدالاضحیٰ کا خاص الخاص عمل
اچھے رشتے کیوں نہیں ملتے؟